Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 59

ایڈیٹر

منیر احمد خادم

نائبین

قریشی محمد فضل اللہ

محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 35

شرح چندہ

سالانہ 350 روپے

بیرونی ممالک

بذریعہ ہوائی ڈاک

35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن

65 کینیڈین ڈالر

یا 40 یورو

22 رمضان 1431 ہجری۔ 2 تبوک 1389 ہش۔ 2 ستمبر 2010ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

لیلۃ القدر ایک انسان کیلئے اس کا وقت اصفیٰ ہے۔ پس یہ حالت پیدا کرنے کی کوشش ہی لیلۃ القدر کا فیض پانے والا بناتی ہے اور رمضان کا مہینہ یہی روحانی انقلاب پیدا کرنے کیلئے آتا ہے

صرف ایک رات کی عبادت یا ایک رات کی تلاش میں دس دن کی عبادت ساری زندگی کی عبادت کے مقصد کو پورا نہیں کرتی

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27 اگست 2010 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر آیت کریمہ اِنَّـآ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ وَمَآ اَدۡرٰکَ مَا لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَھۡرٍ تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوۡحُ فِیۡھَا بِاِذۡنِ رَبِّھِمۡ مِنۡ کُلِّ اَمۡرٍ سَلٰمٌ ھِیَ حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ کی تلاوت فرمائی اور ترجمہ پیش کیا کہ یقیناً ہم نے اسے قدر کی رات میں اتارا ہے اور تجھے کیا سمجھائے کہ قدر کی رات کیا ہے؟ قدر کی رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ کثرت سے نازل ہوتے ہیں اس میں فرشتے اور روح القدس اپنے رب کے حکم سے۔ ہر معاملہ میں سلام ہے۔ یہ سلسلہ طلوع فجر تک جاری رہتا ہے۔

پھر فرمایا: انشاء اللہ چند دنوں تک ہم رمضان کے آخری عشرہ میں داخل ہوں گے۔ اس کے بارے میں روایات میں آتا ہے کہ اس میں ایک رات ایسی آتی ہے جو لیلۃ القدر کہلاتی ہے جس میں اللہ کی خاص نظر اپنے مخلص بندوں پر پڑتی ہے اور ان کی خاص روحانی کیفیت ہوتی ہے اور وہ اللہ کے خاص فضل اور قرب کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ اس وجہ سے مسلمان رمضان کے آخری عشرہ کو بڑی اہمیت دیتے ہیں۔ ایسے لوگ جو پہلے عشرہ میں نمازوں اور تراویح کی طرف زیادہ توجہ نہیں دیتے آخری عشرہ میں اپنی حالت بہتر کرنے کی طرف زیادہ توجہ دیتے ہیں۔

فرمایا: اس کی وجہ یہی ہے کہ بعض احادیث سے ثابت ہے کہ اس عشرہ میں ایک رات ہے جو لیلۃ القدر کہلاتی ہے۔ ایسی رات جو بڑی اہمیت کی حامل ہوتی ہے لیکن اگر ہم صرف اس آخری عشرہ کیلئے ہی کوشش کریں اور باقی سارا سال ایسی کوشش نہ ہو تو کیا یہ چیز انسان کو حقیقی مومن اور عابد بنا سکتی ہے؟ بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنوں اور انسانوں کی پیدائش کا مقصد اللہ کی عبادت کرنا ہے اور صرف ایک رات کی عبادت یا ایک رات کی تلاش میں دس دن کی عبادت ساری زندگی کی عبادت کے مقصد کو پورا نہیں کرتی۔

ایک حدیث کا ذکر کرنے کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ صحابہ تو اس بات کی گہرائی سے واقف تھے کہ صرف آخری عشرے کی عبادتیں لیلۃ القدر دیکھنے کا باعث نہیں بن جاتیں بلکہ انسان کو اپنے مقصد پیدائش کو سامنے رکھتے ہوئے جب اللہ کے قرب کے حصول کیلئے توجہ پیدا ہوتی ہے تو خدا تعالیٰ اگر چاہے تو اپنے بندوں کی تسلی کیلئے ان کو اپنے خاص فضلوں سے نوازتے ہوئے ان سے اپنے قرب کا اظہار کرنے کیلئے وہ کیفیت پیدا کر دیتا ہے جبکہ ایک عابد بندے کو یہ خاص رات میسر آجاتی ہے اور ایک عجیب کیفیت میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہو جاتا ہے۔

فرمایا: اللہ جب ایک مومن سے اس کی بندگی اور ایمانی عہد پورا کرنے جس میں ہر لمحہ ایک مومن کے عمل میں ترقی نظر آتی ہے اور رمضان کے روزے اور تلاوت اور عبادتوں کے معیار بلند کرنے کی کوشش اور خدا کے حضور جھکنے اور دعا کرنے کے عمل کو دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ جو اپنے بندے پر نہایت مہربان ہے نہ صرف اس کی دعا سنتا ہے بلکہ رمضان کے آخری عشرہ میں لیلۃ القدر بھی عطا کرتا ہے۔ آسمان سے اتر کر بندوں کے قریب آجاتا ہے اور کہتا ہے آج کی رات مجھ سے مانگو میں عطا کروں گا۔ فرمایا: جب بندہ عہد پورا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی قبولیت دعا اور روحانی مقام میں اضافے کے وعدے کو پورا فرماتا ہے۔

فرمایا: ہمارا خدا سچے وعدوں والا خدا ہے، اگر کہیں کمی ہے تو ہمارے عملوں اور کوششوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ تو ہر سال رمضان کا مہینہ لا کر اور رمضان میں دس دن لا کر جن میں ایک رات لیلۃ القدر ہے جو بندے کو خدا تعالیٰ کا قرب دلانے کی انتہا ہے بھیجتا ہے۔ تو بندے کو اس رات کی تیاری کیلئے کتنی کوشش کرنی چاہئے۔ جس کو یہ رات میسر آجائے اس کو خدا کی نظر میں جو مقام ملتا ہے وہ تمام زندگی کی عبادتوں کے برابر ہے۔ اور یہ رات اس کی کایا پلٹ دیتی ہے۔ اس کی شخصیت پہلے جیسی نہیں رہتی۔ فرمایا: ایک مومن کی تو علامت ہی یہی ہے کہ اس کی روحانی حالت ہمیشہ بہتری کی طرف جاری رہے۔ اگر کسی کو یہ خیال آجائے کہ مجھے لیلۃ القدر میسر آگئی جس کی عبادت ہزار مہینوں سے بہتر ہے لہذا اب مجھے عبادت کی ضرورت نہیں تو وہ جھوٹا ہے۔

فرمایا: خدا کی محبت کی چاٹ ایک مومن کو پہلے سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کا عابد اور اس کے حکموں پر عمل کرنے والا بناتی ہے۔ اور جب یہ صورت پیدا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کا ایک جاری فیض شروع ہو جاتا ہے۔ اور بندہ جب رمضان میں روحانی معیار بلند کرنے کی کوشش کرے گا تو خدا تعالیٰ لیلۃ القدر کے نظارے دکھا کر اپنے قریب کرتا جائے گا۔

فرمایا: ایک مومن کیلئے لیلۃ القدر کا صحیح ادراک پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ لیلۃ القدر ایک انسان کیلئے اس کا وقت اصفیٰ ہے۔ پس یہ حالت پیدا کرنے کی کوشش ہی لیلۃ القدر کا فیض پانے والا بناتی ہے اور رمضان کا مہینہ یہی روحانی انقلاب پیدا کرنے کیلئے آتا ہے۔ اگر ہم اس کی قدر کریں گے تو لیلۃ القدر پالیں گے اور اللہ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں گے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض اور احادیث آخری عشرہ کی اہمیت اور اس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص اہتمام کے متعلق بیان فرمائیں۔ اور فرمایا رمضان کے روزے ایمان کی مضبوطی اور اللہ تعالیٰ کی رضا سے مشروط ہیں ورنہ بھوکے رہنے کی اللہ کو کوئی ضرورت نہیں اور لیلۃ القدر بھی مشروط ہے خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول سے صرف اسلئے کہ لیلۃ القدر مل جائے تو یہ دعا کروں گا میرے یہ مقاصد پورے ہو جائیں یہ غرض نہیں بلکہ نیکیوں کے حصول کی غرض ہونی چاہئے اور دعاؤں میں سب سے مقدم اللہ تعالیٰ کی رضا ہو۔

فرمایا: لیلۃ القدر جو بھی دیکھتا ہے اس پر اللہ کا بڑا فضل ہے۔ اس کے دیکھنے کے بعد اس کی قدر کرنا بھی ضروری ہے اور وہ اس طرح ہوگی کہ انسان میں ایسی تبدیلی آئے جو اس کو روحانی ترقی کی طرف ہر آن بڑھاتی رہے فرمایا اگر یہ رات میسر آجائے تو انسان کی زندگی بھر کی دعائیں جو خدا کی نظر میں ایک مومن کی بہتری کے لئے ہیں وہ قبول ہو جاتی ہیں یا مومن کو وہ معیار حاصل ہو جاتا ہے جو اس کے روحانی معیار کو بلند کرتا ہے۔ ملائکہ کا نزول ایک مومن کے تعلق باللہ میں ایک انقلاب پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے اور ایک رات کی عبادت ساری زندگی کی عبادت کے برابر ہو جاتی ہے کیونکہ وہ اپنے مقصد پیدائش کو پا لیتا ہے اور اسے پانے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ فرمایا: یہ ایک رات ہے جس کی مومن کی زندگی میں بڑی اہمیت ہے۔ فرمایا: اس کے اور بھی وسیع معانی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائے ہیں۔

فرمایا: یہ مبارک زمانہ اور مبارک رات ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے واضح اور روشن ہدایت اتاری، اس انسان کامل پر جو انسانیت کی ہدایت کیلئے

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

مولانا وحید الدین خان صاحب کا تائیدی مضمون اور بعض غلط فہمیوں کے ازالے

.... قسط: ۷............

گزشتہ گفتگو میں ہم نے حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے عظیم الشان کارنامہ ’’کسر صلیب‘‘ کا ذکر کرکے بتایا تھا کہ آپ وہ مسیح موعود ہیں جن کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود کسر صلیب کرے گا نہایت عظیم الشان رنگ میں پوری ہوئی۔ آج کی اس گفتگو میں ہم عرض کریں گے کہ کس طرح روز روشن کی طرح آپ نے اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرکے دکھایا۔

تمام مذاہب پر اسلام کا غلبہ:

مسیح موعود کے متعلق پیشگوئی کے رنگ میں فرمایا گیا تھا کہ اس کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ اسلام کو تمام ادیان پر عظیم الشان غلبہ عطا فرمائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ۔ (سورہ توبہ ع ۵)

یعنی خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دیکر بھیجا تا اللہ تعالیٰ اس دین کو باقی تمام ادیان پر غالب کرکے دکھادے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عالمگیر غلبہ زمانہ مسیح موعودؑ میں ہوگا کیونکہ فتنہ دجال و یاجوج ماجوج کو ختم کرنے کا فریضہ آپ نے مسیح موعود کے ہی ذمہ لگایا ہے اور یہی وہ بات ہے جس کی طرف بعض مفسرین نے بھی اشارہ فرمایا ہے۔ چنانچہ تفسیر جامع البیان میں لکھا ہے۔

’’وذلک عند نزول عیسیٰ ابن مریم۔ یعنی یہ غلبہ دین عیسیٰ بن مریم کے زمانہ میں ہوگا۔

اس کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے یہ اعلان فرمایا کہ تمام سابقہ مذاہب میں آخری زمانہ میں ایک مصلح کی آمد کی بشارت موجود ہے اور وہ مصلح تمام مذاہب میں الگ الگ نہیں آئے گا بلکہ ایک ہی مصلح اُس دور میں اصلاح کا کام کرے گا اور وہ مصلح اس مذہب میں سے آئے گا جس کے اندر تمام دنیا کے لوگوں کو سمونے انہیں اپنے سینے سے لگانے اور ان کی اصلاح کرنے کی صلاحیت موجود ہوگی۔ آپ نے فرمایا: کہ وہ مذہب اس دنیا میں سوائے اسلام کے اور کوئی نہیں جو تمام دنیا کے انسانوں کو ذات پات برادری اور رنگ و نسل کی تفریق مٹا کر ایک پلیٹ فارم پر کھڑا کرتا ہے۔ پس اسلام میں ظاہر ہونے والا مصلح ہی یہودیوں اور عیسائیوں کا مسیح موعود، ہندوؤں کا کرشن اور اس طرح زرتشتیوں، بدھوں اور جینیوں کا بھی مصلح موعود ہے۔ اس اعتبار سے حدیث میں مسیح و مہدی کو ایک ہی کام دیا گیا ہے تاکہ عیسائیوں پر واضح کیا جائے کہ ان کا موعود مسیح بھی دراصل عیسائی مذہب میں سے نہیں بلکہ اسلام میں آنے والا مہدی ہی عیسائیوں کا بھی مسیح موعود ہے۔ یہی راز ہے کہ سابقہ بزرگوں نے بھی فرمایا تھا کہ مہدی علیہ السلام جب آئیں گے تو تمام انبیاء ان کے تابع ہوں گے۔ اور وہ مہدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع فرمان ہوں گے۔ چنانچہ حضرت امام عبدالرزاق قاشانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

المھدی الذی یجیئ فی آخرالزمان فانہ یکون فی الاحکام الشریعۃ تابعًا لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم وفی المعارف والعلوم والحقیقۃ تکون جمیع الانبیاء والا ولیاء تابعین لہ کلھم۔ (شرح فصوص الحکم مطبوعہ مصر صفحہ ۵۲)

یعنی آخری زمانے میں آنے والا مہدی احکام شرعیہ میں تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع ہوگا لیکن علوم و معارف اور حقیقت میں آپ کے سوا تمام انبیاء اور اولیاء مہدی کے تابع ہوں گے۔

اور یہی راز ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین فرمایا گیا ہے یعنی افاضہ کمال کی مہر آپ کو عطا کی گئی ہے۔ علاوہ اس کے خاتم النبیین کے اور کوئی معنی نہیں ہیں اور جن معانی پر ہمارے مخالفین کو اصرار ہے اس سے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی فضیلت ثابت نہیں ہوتی۔ پرانے بزرگوں نے تو سابقہ انبیاء کے نام لیکر فرمایا تھا کہ جب امام مہدی آئے گا تو وہ کہے گا کہ میں آدمؑ کا مثیل ہوں نوحؑ کا مثیل ہوں، ابراھیم کا مثیل ہوں، عیسیٰؑ کا مثیل ہوں وغیرہ وغیرہ۔

پس حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اعلان فرمایا کہ آپ ہی تمام سابقہ انبیاء کے بیان کردہ موعود اور مثیل ہیں۔ اس لئے تمام مذاہب کے ماننے والوں کو اسلام کیلئے مہدی معہود پر ایمان لانا چاہئے۔

دیگر مذاہب کے مقابلہ میں آپنے قرآن و حدیث کی روشنی میں اسلام کی حقانیت اور اس کے غلبہ کو ثابت کرنے کیلئے ایک زندہ جاوید لٹریچر پیش فرمایا ہے وہ قابل مطالعہ ہے۔ جس کو پڑھ کر ہر منصف مزاج کہنے پر مجبور ہے کہ مسیح و مہدی کے لئے جو کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے تھے وہ آپ کے وجود باجود میں ثابت ہو گئے ہیں۔

چنانچہ آپ کی عظیم الشان کتاب براہین احمدیہ جسے آپ نے دیگر مذاہب کے مقابلے میں آج سے سو سال قبل دس ہزار روپے انعامی مقابلہ کے چیلنج کے طور پر لکھا تھا آج بھی مخالفین اسلام کو دعوت مقابلہ دے رہی ہے۔ آپ کی کتب ’’سرمہ چشم آریہ‘‘ اور ’’چشمہ معرفت‘‘ ہندو دھرم کے سکالرز کو آج بھی دعوت مبارزت دے رہی ہے۔ آپ کی کتاب جنگ مقدس آج بھی عیسائی پادریوں کو للکار رہی ہے۔ اور آپ کی عظیم الشان کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی آج بھی قرآن مجید کے چمکتے ہوئے اور روشن دلائل کی افضلیت و برتریت کے ثبوت پیش کر رہی ہے، چنانچہ یہی وجہ ہے کہ آپ کی وفات پر مشہور اسلامی دانشور مرزا حیرت دہلوی ایڈیٹر اخبار کرزن گزٹ نے لکھا تھا:

’’مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی کی ہیں وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں۔ اس نے مناظرہ کا بالکل رنگ ہی بدل دیا اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کردی۔ نہ بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے بلکہ محقق ہونے کے، ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا.............. اگرچہ مرحوم پنجابی تھا مگر اس کے قلم میں اس قدر قوت تھی کہ آج سارے پنجاب بلکہ بلندیٔ ہند میں بھی اس قوت کا کوئی لکھنے والا نہیں...... اس کا پرزور لٹریچر اپنی شان میں بالکل نرالا ہے اور واقعی اس کی بعض عبارتیں پڑھنے سے ایک وجد کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے............

(بحوالہ سلسلہ احمدیہ مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد ایم اے رضی اللہ عنہ صفحہ ۱۸۲۔ ۱۸۳)

☆......امرتسر کے اخبار ’’وکیل‘‘ کے ایڈیٹر نے لکھا: ’’وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی۔ جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار اُلجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیڑیاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا جو شورِ قیامت ہو کر خفتگان خوابِ ہستی کو بیدار کرتا رہا خالی ہاتھ دنیا سے اُٹھ گیا (خالی ہاتھ مت کہو وہ رحمت کے پھول لایا تھا اور درود کا گلدستہ لیکر گیا: مؤلف)......مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جاوے۔ ایسے شخص جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہوں ہمیشہ دُنیا میں نہیں آتے۔ یہ نازشِ فرزندانِ تاریخ بہت کم منظر عام پر آتے ہیں اور جب آتے ہیں تو دنیا میں ایک انقلاب پیدا کرکے دکھا جاتے ہیں، مرزا صاحب کی اس رفعت نے ان کے بعض دعاوی اور بعض معتقدات سے شدید اختلاف کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانوں کو ہاں تعلیم یافتہ اور روشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرا دیا ہے کہ ان کا ایک بڑا شخص ان سے جدا ہو گیا ہے اور اس کے ساتھ مخالفین اسلام کے مقابلہ پر اسلام کی اس شاندار مدافعت کا جو اس کی ذات کے ساتھ وابستہ تھی خاتمہ ہو گیا۔ ان کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے، ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے ......میرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبولِ عام کی سند حاصل کر چکا ہے اور اس خصوصیت میں وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے......آئندہ امید نہیں کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا میں اس شان کا شخص پیدا ہو‘‘۔

☆......لاہور کے مشہور غیر احمدی رسالہ ’’تہذیب النسواں‘‘ کے ایڈیٹر صاحب نے لکھا:۔

’’مرزا صاحب مرحوم نہایت مقدس اور برگزیدہ بزرگ تھے اور نیکی کی ایسی قوت رکھتے تھے جو سخت دل کو تسخیر کر لیتی تھی۔ وہ نہایت باخبر عالم۔ بلند ہمت مصلح اور پاک زندگی کا نمونہ تھے۔ ہم انہیں مذہبًا مسیح موعود تو نہیں مانتے لیکن ان کی ہدایت اور رہنمائی مُردہ روحوں کے لئے واقعی مسیحائی تھی‘‘۔

☆......لاہور کے اخبار ’آریہ پترکا‘‘ کے ایڈیٹر صاحب نے لکھا:۔

’’عام طور پر جو اسلام دوسرے مسلمانوں میں پایا جاتا ہے اس کی نسبت مرزا صاحب کے خیالات اسلام کے متعلق زیادہ وسیع اور زیادہ قابلِ برداشت تھے۔ مرزا صاحب کے تعلقات آریہ سماج سے کبھی بھی دوستانہ نہیں ہوئے اور جب ہم آریہ سماج کی گذشتہ تاریخ کو یاد کرتے ہیں تو اُن کا وجود ہمارے سینوں میں بڑا جوش پیدا کرتا ہے‘‘۔

لاہور کے آریہ اخبار ’’اندر‘‘ نے لکھا:۔

’’مرزا صاحب اپنی ایک صفت میں محمدؐ صاحب سے بہت مشابہت رکھتے تھے اور وہ صفت ان کا استقلال تھا خواہ وہ کسی مقصود کو لیکر تھا اور ہم خوش ہیں کہ وہ آخری دم تک اس پر ڈٹے رہے اور ہزاروں مخالفتوں کے باوجود ذرا بھی لغزش نہیں کھائی‘‘۔

☆......الہ آباد کے انگریزی اخبار ’’پائنیر‘‘ نے لکھا:۔

’’اگر گذشتہ زمانہ کے اسرائیلی نبیوں میں سے کوئی نبی عالم بالا سے واپس آکر اس زمانہ میں دنیا میں تبلیغ کرے تو وہ بیسویں صدی کے حالات میں اس سے زیادہ غیر موزون معلوم نہ ہوگا جیسا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تھے......مرزا صاحب کو اپنے دعویٰ کے متعلق کبھی کوئی شک نہیں ہوا اور وہ کامل صداقت اور خلوص کے ساتھ اس بات کا یقین رکھتے تھے کہ ان پر کلام الٰہی نازل ہوتا ہے اور یہ کہ انہیں ایک خارق عادت طاقت بخشی گئی ہے...... ایک دفعہ انہوں نے بشپ ویلڈن کو چیلنج دیا (جس نے اُسے حیران کردیا) کہ وہ نشان نمائی میں اُن کا مقابلہ کرے اور مرزا صاحب اس بات کے لئے تیار تھے کہ حالاتِ زمانہ کے ماتحت بشپ صاحب جس طرح چاہیں اپنا اطمینان کرلیں کہ نشان دکھانے میں کوئی فریب اور دھوکا استعمال نہ ہو...... وہ لوگ جنہوں نے مذہبی

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ پاکستانی احمدیوں کو ثبات قدم عطا فرمائے۔ ان کی قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے ان کو خارق عادت طور پر نشان دکھائے

پاکستان میں احمدیوں کے لئے نہایت تنگ حالات کے پیش نظر احباب جماعت کو دعاؤں کی خاص تاکید

لاہور میں شہادت پانے والے مزید 19 شہداء کی شہادت کے واقعات اور ان کے خصائل حمیدہ پر مشتمل ذکر خیر۔

جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کا خطبہ جمعہ سے افتتاح۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس جلسہ کو بابرکت فرمائے۔ جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے اہم نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 25؍جون 2010ء بمطابق 25؍احسان 1389 ہجری شمسی بمقام منہائم فرینکفرٹ (جرمنی)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ میرے اس خطبہ کے ساتھ شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس جلسہ کو بابرکت فرمائے۔ یہ جلسہ اپنی تمام تر برکات کے ساتھ ہمارے ایمانوں میں تازگی پیدا کرنے والا اور ایک نئی روح پھونکنے والا ہو۔ ان مقاصد کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں جن کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے جلسے کا انعقاد فرمایا تھا۔ اور وہ مقاصد یہ تھے کہ بیعت کی حقیقت کو سمجھ کر ایمان اور یقین میں ترقی کرنا، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت تمام دنیاوی محبتوں پر حاوی کرنا، نیکیوں میں ترقی کرنا اور قدم آگے بڑھانا، علمی، تربیتی اور روحانی تقاریر سن کر علم و معرفت میں ترقی کرنا، آپس میں محبت، پیار اور بھائی چارے کا تعلق قائم کرنا اور پھر ان رشتوں کو بڑھاتے چلے جانا۔ سال کے دوران ہم سے رخصت ہونے والے بھائی ہیں، بہنیں ہیں ان کے لئے دعائیں کرنا جو اپنا عہدِ بیعت نبھاتے ہوئے ہم سے جدا ہوئے۔ پس ان تین دنوں میں ان مقاصد کو پیشِ نظر رکھیں تبھی ہم اس جلسے کے انعقاد کی برکات سے فیض پا سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ میں یہ بھی کہوں گا کہ ان مقاصد کے حصول کے لئے آپ اپنے ان تین دنوں میں خاص طور پر اپنی حالتوں کو بدلنے کی کوشش بھی کریں اور دعا بھی کریں۔ جہاں اپنے لئے دعا کر رہے ہوں وہاں یہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کے ہر فرد کو، دنیا کے کسی بھی کونے میں وہ رہتا ہو، اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے۔ خاص طور پر پاکستانی احمدیوں کے لئے بہت دعائیں کریں۔ پاکستان میں آج کل جماعت پر حالات تنگ سے تنگ تر کئے جانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مخالفین کو کھلی چھٹی دی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ پاکستانی احمدیوں کو بھی ثباتِ قدم عطا فرمائے۔ ان کے ایمان کو مضبوط رکھے، ان کو ہر شر سے بچائے۔ ان کی قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے ان کو خارق عادت طور پر نشان دکھائے۔

آج کے خطبہ کے اصل مضمون کی طرف آنے سے پہلے میں جلسہ سالانہ کے بارے میں کچھ انتظامی باتیں بھی کہنا چاہوں گا۔ اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جلسہ کے انتظامات کی سرانجام دہی کے لئے آپ سب جانتے ہیں کہ مختلف شعبہ جات ہوتے ہیں اور ہر شعبے کا ہر افسر اور ہر کارکن مہمانوں کی خدمت کے لئے مقرر ہے۔ مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افرادِ جماعت اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لئے پیش کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے عموماً محض للہ بےنفس ہو کر خدمت سرانجام دیتے ہیں۔ ان میں مرد بھی ہیں اور عورتیں بھی ہیں، جوان بھی ہیں اور بوڑھے بھی ہیں اور بچے بھی ہیں اور ان میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے فرائض انجام دینے والا ہے۔ پس شاملینِ جلسہ ان کارکنان سے مکمل طور پر تعاون کریں۔ جلسہ کے بہترین انتظامات کے حصول کے لئے بعض اصول و قواعد انتظامات کے لئے بنائے جاتے ہیں اور بنائے گئے ہیں۔ پس اگر کوئی کارکن کسی مہمان کو اس طرف توجہ دلاتا ہے تو اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں، نہ کہ کسی بات پر ناراض ہو جائیں۔ کارکنان کو تو میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ وہ خوش اخلاقی سے اپنے فرائض ادا کریں۔

دوسری اہم بات جو شامل ہونے والوں کو خاص طور پر میں کہنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ خاص طور پر اپنے گردوپیش پر نظر رکھیں۔ اپنے ماحول پر نظر رکھیں۔ سیکیورٹی انتظامات کے باوجود کوئی شریر عنصر شرارت کر سکتا ہے۔ جبکہ آج کل ہر جگہ مخالفین کے منصوبے جماعت کو نقصان پہنچانے یا کم از کم بےچینی پیدا کرنے کے ہیں۔ جلسہ میں بھی وہ باوجود تمام تر سیکیورٹی کے بعض دفعہ دھوکے سے بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ سیکیورٹی کا تو پورا انتظام ہے، اس لئے سیکیورٹی کے انتظام سے خاص طور پر مکمل تعاون کریں۔ دس مرتبہ بھی آپ کو اپنے آپ کو چیک کرانے کے لئے پیش کرنا پڑے تو پیش کریں۔ یہ آپ کی ہتک یا کسی قسم کے شک کی وجہ سے نہیں ہوگا بلکہ آپ کی حفاظت کے لئے ہے۔ اسے کسی قسم کا اَنا کا مسئلہ نہ بنائیں۔ کسی کے ساتھ اگر کوئی مہمان بھی آ رہا ہے تو اسے اسی صورت میں اجازت ہوگی جب انتظامیہ کی طرف سے اجازت ہوگی اور ان کی تسلی ہوگی۔ یا جو بھی انتظامیہ نے اس کے لئے طریقہ کار مقرر کیا ہوا ہے اس سے گزرنا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور جلسہ سے حتی المقدور زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اب میں خطبہ کے مضمون کی طرف آتا ہوں اور آج کے خطبہ کا مضمون بھی انہی شہداء کے ذکرِ خیر پر ہی ہے جنہوں نے اپنی جان کی قربانیاں دے کر ہماری سوچوں کے نئے راستے متعین کر دیئے ہیں۔

آج کی فہرست میں سب سے پہلا نام جو میرے سامنے ہے، **مکرم خلیل احمد صاحب سولنگی شہید ابن مکرم نصیر احمد سولنگی صاحب** کا ہے۔ یہ ترتیب کوئی خاص وجہ سے نہیں ہے، جس طرح کوائف میرے سامنے آتے ہیں میں وہ بیان کر رہا ہوں۔ مکرم خلیل احمد سولنگی صاحب شہید کے آباؤاجداد کا تعلق قادیان کے ساتھ گاؤں کھارا تھا، وہاں سے ہے۔ ان کے دادا حضرت ماسٹر محمد بخش سولنگی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے صحابی تھے۔ مکرم عبدالقادر سوداگرمل صاحب بھی ان کے عزیزوں میں سے تھے۔ پارٹیشن کے بعد یہ لوگ گوجرانوالہ شفٹ ہو گئے۔ شہید نے گورنمنٹ کالج لاہور سے الیکٹریکل انجنیئرنگ کرنے کے بعد پانچ سال واپڈا میں ملازمت کی، پھر اپنے والد صاحب کے ساتھ کاروبار شروع کر دیا۔ والد صاحب کی وفات کے بعد اپنا کاروبار شروع کیا۔ 1997ء میں یہ لاہور آ گئے اور یہاں کاروبار کرتے رہے اور ایک سال پہلے گارمنٹس کے امپورٹ کا امریکہ میں کاروبار شروع کیا اور امریکہ میں رہائش پذیر تھے۔ اس سے قبل پاکستان میں بھی کافی عرصہ ٹھہر کے کاروبار کرتے رہے ہیں۔ بطور ناظم اطفال انہوں نے پاکستان میں خدمات سرانجام دیں۔ قائد ضلع، قائد علاقہ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ، مجلس انصار اللہ علاقہ لاہور، مرکزی مشاورتی بورڈ برائے صنعت و تجارت کے صدر اور ممبر کے علاوہ جنرل سیکرٹری ضلع لاہور کی خدمات بھی انجام دیتے رہے۔ شہادت کے وقت ان کی عمر 51 سال تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ ان کی مسجد دارالذکر میں شہادت ہوئی ہے۔ شہید ایک ماہ قبل امریکہ سے پاکستان اپنے کاروبار کے سلسلے میں آئے تھے اور نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے مسجد دارالذکر پہنچے تھے۔ حملہ کے دوران صحن میں سیڑھیوں کے نیچے باقی احباب کے ساتھ قریباً ایک گھنٹہ رہے۔ شائد بیسمنٹ میں چلے جاتے لیکن انہوں نے دیکھا کہ ایک زخمی بھائی ہے اس کو بچانے کے لئے سیڑھیوں سے نیچے کھینچنے کی کوشش میں دہشتگرد کی فائرنگ کا نشانہ بن گئے اور ان کے سینے کی دائیں طرف گولی لگی۔ کافی دیر تک زخمی حالت

میں سیڑھیوں کے نیچے رہے۔لیکن اللہ تعالیٰ کو ان کی شہادت منظور تھی، اس لئے مسجد میں ہی شہادت کا رتبہ پایا۔ جب دارالذکر پر حملہ ہوا تو انہوں نے اپنے بڑے بیٹے شعیب سولنگی کو فون کیا کہ اس طرح حملہ ہوا ہے، بس دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ سب کو محفوظ رکھے اور گھر والوں کو بھی دعا کے لئے کہو۔

انتہائی مخلص مالی جہاد میں پیش پیش تھے، ان کو چھوٹی عمر سے ہی اعلیٰ جماعتی عہدوں پر کام کرنے کی سعادت ملی۔ جماعتی خدمت کا بھرپور جذبہ رکھتے تھے۔ ہر مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ مالی قربانیوں میں ہمیشہ سبقت لے جانے والے تھے۔ گوجرانوالہ میں محلّہ بھگوان پورہ میں مسجد تعمیر کروائی۔ دارالضیافت ربوہ کی reception کے لئے انہوں نے خرچ دیا۔محنتی اور نیک انسان تھے۔ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کی طرف بڑی توجہ دیتے رہے۔ ہر کام شروع کرنے سے پہلے خلیفہ وقت سے اجازت اور رہنمائی لیتے تھے۔ان میں خلافت کی اطاعت بے مثال تھی۔ان کا بزنس پاکستان میں تھا۔ان کے کاروباری اور بعض دوسرے حالات کی وجہ سے میں نے ان کو کہا کہ امریکہ چلے جائیں۔تو لاہور سے اسی وقت فوری طور پر وائنڈ اَپ کر کے امریکہ چلے گئے۔ انہوں نے بہت سے احمدی بے روزگار افراد کی ملازمت کے سلسلہ میں مدد کی۔ان کی اہلیہ کہتی ہیں ہماری گھریلو زندگی بھی بڑی مثال تھی۔ مثالی باپ تھے، مثالی شوہر تھے۔ ہر طرح سے بچوں کا اور بیوی کا خیال رکھنے والے۔ دروازے پر کوئی ضرورتمند آجاتا تو کبھی اسے خالی ہاتھ نہیں لوٹایا۔لوگ آپ کے پاس اپنے مسائل کے حل کے لئے آتے اور بڑا مشورہ اچھا دیا کرتے تھے۔اسی لئے مرکزی صنعتی بورڈ کے ممبر بھی بنائے گئے تھے۔ بڑے ہنس مکھ اور زندہ دل انسان تھے۔ ہر مشکل کام جو بھی ہوتا ان کے سپرد کیا جاتا بڑی خوشی سے لیتے، بلکہ کہہ دیتے تھے انشاء اللہ ہو جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو صلاحیت دی ہوئی تھی اس کو بخوبی سرانجام دیتے تھے۔ انہیں دوسروں سے کام لینے کا بھی بڑا فن آتا تھا۔ بہت نرم گفتار تھے، اخلاق بہت اچھے تھے۔ مثلاً یہ ضروری نہیں ہے کہ جو اپنے سپرد فرائض ہیں انہی کو صرف انجام دینا ہے۔ اگر کبھی سیکرٹری وقفِ جدید نے کہہ دیا کہ چندہ اکٹھا کرنا ہے میرے ساتھ چلیں۔ گو ان کا کام نہیں تھا لیکن ساتھ نکل پڑتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مسجد بیت الفتوح کی جب تحریک کی ہے تو فوراً فیکس کے ذریعے اپنا وعدہ کیا اور وعدہ فوری طور پہ ادا بھی کر دیا۔ چوہدری منور علی صاحب سیکرٹری امورِ عامہ بیان کرتے ہیں کہ جلسہ سالانہ قادیان کے انتظامات میں ان کے پاس ٹرانسپورٹ کا شعبہ ہوتا تھا اور انتہائی خوبی سے یہ کام کرتے تھے۔ بسوں، کاروں اور دیگر ٹرانسپورٹ کا کام انتہائی ذمہ داری سے کرتے تھے اور یہ ہے کہ سارا دن کام بھی کر رہے ہیں اور ہنستے رہتے تھے۔ بڑے خوش مزاج تھے۔امریکہ شفٹ ہونے کے باوجود 2009ء کا (قادیان کا) جو جلسہ ہوا ہے اس میں پاکستان آئے اور اس کام کو بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔قادیان جانے والے جو لوگ تھے ان کی مدد کی۔

میرے ساتھ بھی ان کا تعلق کافی پرانا خدام الاحمدیہ کے زمانہ سے ہے۔ مرکز سے مکمل تعاون اور اطاعت کا نمونہ تھے۔ جیسے بھی حالات ہوں جس وقت بلاؤ فوراً اپنے کام کی پروا نہ کرتے ہوئے حاضر ہو جایا کرتے تھے۔ عام طور پر بزنس مین اپنے بزنس کو چھوڑا نہیں کرتے۔ اب بھی جب یہاں سے گئے ہیں، مجھے لندن مل کے گئے ہیں اور گو حالات کی وجہ سے میں نے ان کو کہا بھی تھا کہ احتیاط کریں، بہر حال اللہ تعالیٰ نے شہادت مقرر کی تھی، شہید ہوئے۔ ان کو یہ بھی فکر تھی کہ جو پرانے بزرگ ہیں، جو پرانے خدمتگار ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے میں پہل کرنے والے ہیں، ان کی بعض اولادیں جو ہیں وہ خدمت نہیں کر رہیں۔ تو یہ بھی ان کو ایک بڑا درد تھا اور میرے ساتھ درد سے یہ بات کر کے گئے اور بعض معاملات میرے پوچھنے پر بتائے بھی اور ان کے بارے میں بڑی اچھی اور صاف رائے بھی دی۔ رائے دینے میں بھی بہت اچھے تھے۔

سابق امیر صاحب گوجرانوالہ نے لکھا کہ سولنگی صاحب کہا کرتے تھے کہ خلافت کے مقابلے پہ کوئی دوستی اور رشتے داری کسی قسم کی حیثیت نہیں رکھتی۔ 1974ء میں سولنگی صاحب کے خاندان کے بعض افراد نے کمزوری دکھائی۔ یہ اس وقت بہت کم عمر تھے مگر اپنے خاندان کو اسی حالت میں چھوڑ کر امیر جماعت چوہدری عبدالرحمٰن صاحب کے گھر چلے گئے جہاں ساری جماعت پناہ گزین تھی اور وہاں ڈیوٹیاں دینی شروع کر دیں۔ چوہدری صاحب پہ بھی ان کی اس قربانی کا بڑا اثر تھا۔ جیسا کہ میں نے کہا مالی قربانی کی بھی بڑی توفیق ملی۔ یہ سابق امیر صاحب لکھتے ہیں کہ کھلے دل سے خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے والے تھے۔ ایک دفعہ ایک پلاٹ مل رہا تھا جو بعد میں نہیں ملا۔ لیکن اس کی قیمت پچاس لاکھ روپے تھی۔ انہوں نے کہا میں ادا کر دوں گا۔ بہر حال وہ تو نہیں ملا لیکن اس کے مقابلے پر ایک اور کوٹھی چوالیس لاکھ روپے کی مل گئی، جس کی قیمت انہوں نے ادا کی اور جو جماعت کے گیسٹ ہاؤس کے طور پر استعمال ہو رہی ہے۔ اس سے پہلے مسجد کے لئے بھی کافی بڑی رقم دے چکے تھے لیکن کبھی یہ نہیں کہا کہ ابھی تھوڑا عرصہ ہوا ہے میں نے رقم دی ہے۔ خلافت جوبلی کے موقع پر لاہور کی طرف سے جو قادیان میں گیسٹ ہاؤس بنا ہے، اس کی تعمیر کے لئے بھی انہوں نے دس لاکھ روپیہ دیا۔ خدام الاحمدیہ گیسٹ ہاؤس جو ربوہ میں ہے اس کی رینوویشن (Renovation) کے لئے انہوں نے بڑی رقم دی۔ غرض کہ مالی قربانیوں میں پیش پیش تھے، وقت کی قربانی میں بھی پیش پیش تھے۔ اطاعت اور تعاون اور واقفینِ زندگی اور کارکنان کی عزت بھی بہت زیادہ کیا کرتے تھے۔ پیسے کا کوئی زعم نہیں۔ جتنا جتنا ان کے پاس دولت آتی گئی میں نے ان کو عاجزی دکھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

دوسرے شہید ہیں **مکرم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب ابن مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب۔**

یہ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھتیجے تھے۔ اور چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب جو سابق امیر ضلع لاہور ہیں ان کے چچا زاد بھائی تھے۔ ان کو بھی جماعتی خدمات بجا لانے کا موقع ملتا رہا۔ چار خلفائے احمدیت کے ساتھ کام کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان کے والد مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب سابق امیر ضلع لاہور تھے۔ ان کی ابتدائی تعلیم قادیان کی تھی۔ میٹرک اور گریجویشن لاہور سے کی۔ انہوں نے لائرز اِن کالج لندن سے بار ایٹ لاء کیا۔ کچھ عرصہ لندن میں پریکٹس کی۔ پھر والد صاحب کی بیماری کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر واپس آ گئے اور پھر حضور رحمہ اللہ کے ارشاد پر ہی اسلام آباد میں سیٹ ہو گئے اور 1984ء میں ریٹائرڈ ہوئے۔ پھر انہوں نے کوئی دنیاوی کام نہیں کیا بلکہ جماعتی کام ہی کرتے رہے۔ متعدد جماعتی عہدوں پر ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ سابق امیر جماعت اسلام آباد، نائب امیر ضلع لاہور، ممبر قضاء بورڈ، ممبر فقہ کمیٹی کے طور پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔ شہادت کے وقت ان کی عمر 83 سال تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور دارالذکر میں ان کی شہادت ہوئی۔

جمعہ کے دن تیار ہو کر کمرے سے نکلے تو کمرے سے نکلتے ہی کہا کہ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ پھر ناشتہ کیا اور بیٹے کو کہا کہ میں نے بارہ بجے چلے جانا ہے۔ تو بیٹے نے کہا کہ اتنی جلدی جا کر کیا کرنا ہے۔ تو جواب دیا کہ میرا دل نہیں چاہتا کہ لوگوں کے اوپر سے پھلانگ کر جاؤں اور پہلی صف میں بیٹھوں۔ بیٹا اور پوتا ساتھ تھے۔ بیٹے نے ڈیوٹی پر جانے سے پہلے کہا کہ پوتے کو اپنے ساتھ بٹھا لیں۔ پہلے یہ ہمیشہ ساتھ بٹھایا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا نہیں اس کو اپنے ساتھ لے کے جاؤ۔ بیٹے نے کہا کہ میری ڈیوٹی ہے۔ تو کہا کہ نہیں بالکل نہیں۔ چنانچہ بیٹے نے اپنے بیٹے کو یعنی ان کے پوتے کو کسی اور کے پاس چھوڑا اور اللہ تعالیٰ نے بیٹے اور پوتے دونوں کو محفوظ رکھا۔ شہید مسجد دارالذکر کے مین ہال میں محراب کے اندر پہلی صف میں کرسی پر بیٹھے تھے۔ ان کے دائیں طرف سے شدید فائرنگ شروع ہوئی جس سے ان کے پیٹ میں گولیاں لگیں۔ کسی نے بتایا کہ امیر صاحب ضلع نے ان کو کہا کہ چوہدری صاحب آپ باہر نکل جائیں تو انہوں نے جواباً کہا کہ میں نے تو شہادت کی دعا مانگی ہے۔ چنانچہ امیر صاحب کے اور ان کے دونوں کے جسم ایک ہی جگہ پر پڑے ہوئے ملے۔

مولوی بشیر الدین صاحب نے خواب میں دیکھا کہ آسمان سے سفید رنگ کی بہت بڑی گاڑی آئی ہے، اس میں سے آواز آئی کہ میں آپ کو لینے آیا ہوں۔

رات کو عشاء کی نماز پڑھ کر جلدی سو جاتے تھے۔ اور رات ایک بجے اٹھ جاتے تھے پھر نمازِ تہجد اور دعاؤں میں مشغول رہنا ان کا کام تھا۔ ہر ایک کو دعا کے لئے کہتے کہ خاتمہ بالخیر کی دعا کرو۔ خلافت سے محبت انتہا کی تھی۔ جو جماعت کے خدمت گزار تھے ان کی بھی بڑی تعریف کیا کرتے تھے کہ کتنی پیاری جماعت ہے کہ لوگ اپنا کام ختم کر کے جماعت کے کاموں میں جُت جاتے ہیں۔ لوگوں میں بیٹھتے تو تبلیغ کرتے۔ مجلس برخاست ہوتی تو کہتے کہ اگر کسی کو برا لگا ہے تو معاف فرمائیں۔ یکصد یتامیٰ میں مستقل ایک یتیم کا خرچ دیتے تھے۔ ربوہ سے ایک ملازم آیا، وہ ساتویں جماعت تک پڑھا ہوا تھا گھر میں کہا کہ اسے بھی پڑھاؤ اور جو کچھ پڑھائی کے لئے اپنے بچوں کو چیزیں دیتی ہو وہی اس کو بھی دو۔ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ ان کے بیٹے کا بیان ہے اور کسی اور نے بھی یہ لکھا ہے کہ بچپن سے ہی ایک خواہش کا اظہار فرماتے تھے کہ خدا زندگی میں وصیت کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اللہ تعالیٰ نے شہادت سے تین سال پہلے ان کو اپنی جائیداد پر وصیت کی ادائیگی کی توفیق عطا فرما دی اور شہادت سے چند روز پہلے اپنے سارے چندے ادا کر دیئے۔

آپ اسلام آباد میں ملازمت کے دوران مونا پلی کنٹرول اتھارٹی میں رجسٹرار کے طور پر فائز تھے۔ اس دوران اس وقت کے وزیرِاعظم کی سفارش کے ساتھ فائل آئی۔ بھٹو صاحب وزیرِاعظم تھے۔ جب فائل آئی تو چوہدری صاحب کو کوئی قانونی سقم نظر آیا۔ انہوں نے انکار کے ساتھ اس فائل کو واپس کر دیا۔ اب وزیرِ اعظم پاکستان کی طرف سے فائل آئی ہے انہوں نے کہا کہ یہ قانونی سقم ہے مَیں اس کی منظوری نہیں دے سکتا۔ یہ غلط کام ہے۔ تو وزیرِ اعظم صاحب جو اس وقت سیاہ و سفید کے مالک تھے۔ بہت سیخ پا ہوئے اور دھمکی کے ساتھ نوٹ لکھا کہ یا تو تم کام کرو ورنہ تمہارے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے گی۔ تو چوہدری صاحب نے اپنے احمدی ہونے کا بھی نہیں چھپایا تھا اور موقع و محل کے مطابق تبلیغ بھی کرتے تھے۔ وزیرِ اعظم صاحب کو بھی یہ پتہ تھا کہ احمدی ہے۔ کیونکہ اس نے اس معاملے میں بعض غلط قسم کے الفاظ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے بارے میں بھی استعمال کئے تھے۔ بہرحال یہ معاملہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں پیش ہوا تو حضور نے دعا کے ساتھ فرمایا ٹھیک ہے، ہمت کرے اور اگر بزدل ہے تو استعفیٰ دے دے۔ جب چوہدری صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا یہ پیغام ملا تو انہوں نے کہا جو مرضی ہو جائے میں استعفیٰ نہیں دوں گا اور ایک لمبا خط وزیرِ اعظم صاحب کو لکھا کہ اگر میں استعفیٰ دوں تو ہو سکتا ہے کہ سمجھا جائے کہ میں کچھ چھپانا چاہتا ہوں۔ مجھے کچھ چھپانا نہیں ہے اس لئے میں نے استعفیٰ نہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس پر ان کے خلاف کارروائی ہوئی اور ان کو ایک نوٹ ملا کہ تمہاری خدمات سے تم کو فارغ کیا جاتا ہے۔ اور کوئی وجہ نہیں بتائی گئی۔ انہوں نے پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں معاملہ پیش کیا، اور دعا کے لئے کہا۔ انہوں نے دعا کی۔ اگلی صبح کہتے ہیں کہ میں فجر کی نماز

کے لئے باہر نکلا تو اس وقت کے امیر جو چوہدری عبدالحق ورک صاحب تھے، ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ میں آپ کے لئے دعا کر رہا تھا تو مجھے آواز آئی کہ چُھٹیاں مناؤ، عیش کرو۔ تو جب بھٹو صاحب کی حکومت ختم ہوئی اور مارشل لاء والوں نے تمام سرکاری دفاتر کی تلاشی لینی شروع کی تو ان کی فائل بھی سامنے آئی اور ان کے کاغذات مل گئے، اور جو انکوائری ہوئی پھر بغیر وجہ ملازمت سے برطرف کیا گیا تھا اس پہ فوراً ایکشن ہوا اور ان کو بحال کر دیا اور ساتھ یہ نوٹ بھی اس پہ لکھا ہوا آ گیا کہ دو سال کا عرصہ جو آپ کو برطرف کیا گیا ہے، یہ چھٹی کا عرصہ سمجھا جائے گا۔ تو اس طرح وہ خواب جو اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے احمدی بھائی کو دکھائی تھی وہ بھی پوری ہوئی۔ اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا عجیب کام ہے کہ اگر ایک مخالفِ احمدیت نے ان کو برطرف کیا تو بحالی بھی مخالفِ احمدیت سے ہی کروائی اور ضیاء الحق نے ان کی بحالی کی۔

ان کے بیٹے کہتے ہیں کہ لاہور کی انتظامیہ نے ہمیں کہا کہ حفاظت کے پیشِ نظر اپنی کار بدل لو تا کہ نمبر پلیٹ تبدیل ہو جائے۔ اور دارالذکر آنے جانے کے راستے بدل بدل کر آیا کرو۔ تو اپنے والد صاحب کو جب میں نے کہا تو انہوں نے کہا ٹھیک ہے یہ کر لو، اور ساتھ یہ بھی ہدایت تھی کہ کبھی کبھی جمعہ چھوڑ دیا کرو۔ جب یہ بات میں نے والد صاحب سے کی تو انہوں نے کہا کہ جمعہ تو نہیں چھوڑوں گا چاہے جو مرضی ہو جائے، دشمن زیادہ سے زیادہ کیا کر سکتا ہے، ہمیں شہید ہی کر دے گا، اور ہمیں کیا چاہئے۔

اگلے شہید ہیں **مکرم چوہدری حفیظ احمد کاہلوں صاحب ایڈووکیٹ۔ ان کے والد تھے چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی۔** ان کا تعلق بھی ضلع سیالکوٹ سے ہے، تعلیم ایل ایل بی تھی۔ باقاعدہ وکالت کرتے تھے۔ پہلے سیالکوٹ میں پھر لاہور شفٹ ہو گئے۔ سپریم کورٹ میں ایڈووکیٹ کے طور پر کام کرتے تھے۔ شہادت کے وقت ان کی عمر 83 سال تھی اور ماڈل ٹاؤن کی مسجد میں ان کی شہادت ہوئی۔ جمعہ ادا کرنے کے لئے مسجد بیت النور کے مین ہال میں تھے۔ حملے کے دوران سینے میں گولی لگنے سے زخمی ہو گئے۔ سانس بحال کرنے کی کافی کوشش کی گئی لیکن وہیں شہادت ہوئی۔ جنرل ریٹائرڈ ناصر شہید، مکرم محمد غالب صاحب شہید، مکرم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب شہید بھی یہ سب حفیظ صاحب کے رشتہ دار تھے۔

شہید بہت ہی نرم طبیعت کے مالک تھے۔ کبھی کسی کو ڈانٹا نہیں۔ گھر میں ملازموں سے بھی حسنِ سلوک کرتے تھے۔ نماز کے پابند۔ اکثر پیدل ہی نماز کے لئے جاتے تھے۔ ان کے ایک بیٹے ناصر احمد کاہلوں صاحب آسٹریلیا میں ہمارے نائب امیر ہیں۔ بڑی اچھی طبیعت کے مالک تھے، اللہ تعالیٰ درجات بلند کرے۔ ان کے بارے میں کسی نے مجھے لکھا کہ غریبوں کے کیس مفت کرتے تھے بلکہ لوگوں کی مالی مدد بھی کرتے تھے۔ مارشل لاء کے زمانے میں لجنہ کے امتحانی پرچے میں پنجتن پاک کا لفظ لکھنے پر کیس بن گیا۔ چوہدری صاحب نے اس کیس میں احسن رنگ میں پیروی کرا کرا سے ختم کروا دیا۔ آپ کی تعزیت کے لئے بہت سے غیر از جماعت دوست بھی آئے۔ بلکہ کہتے ہیں بعض متعصب لوگوں نے بھی تعزیت کی۔ ان کا کورٹ میں، دفتر میں جو منشی تھا وہ کہتا ہے ایک سابق جج صاحب کا تعزیت کا فون آیا اور بہت دیر تک افسوس کا اظہار کرتے رہے۔ منشی نے جج صاحب سے کہہ دیا کہ آپ ان کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔ تو جج صاحب کا جواب تھا (تعصب کی انتہا آپ دیکھیں) کہ میں افسوس تو کر سکتا ہوں لیکن مغفرت کی دعا نہیں کر سکتا۔

جمعہ کی نماز باقاعدگی سے بیت النور ماڈل ٹاؤن کی مسجد میں ادا کرتے تھے اور باوجود نظر کی کمزوری کے مغرب کی نماز پر پیدل چل کر آیا کرتے تھے۔ اپنے محلّہ کی مسجد میں نماز ادا کرتے تھے۔ گھنٹوں قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے رہتے تھے۔ آپ کی چھوٹی پوتی کو جب آپ کی شہادت کے بارے میں بتایا گیا، تو اس کی والدہ نے اسے بتایا کہ اس طرح آپ آسمان پر چلے گئے ہیں، شہید ہو گئے ہیں تو اس پر آپ کے قرآنِ کریم پڑھنے کا اتنا اثر تھا، ہر وقت دیکھتی تھی کہتی تھی کہ وہاں بھی بیٹھے قرآن شریف پڑھ رہے ہوں گے۔ تو یہ ہے وہ اثر جو بچوں پر عملی نمونے دکھا کر ہر احمدی کو قائم کرنا چاہئے۔

اگلے شہید جن کا ذکر کرنے لگا ہوں **مکرم چوہدری امتیاز احمد صاحب شہید ابن مکرم چوہدری نثار احمد صاحب** ہیں۔ شہید مرحوم کے دادا مکرم چوہدری محمد بوٹا صاحب آف بھینی محرمہ ضلع گورداسپور میں 1935ء میں بیعت کی تھی۔ ان کے دادا اکیلے احمدی ہوئے تھے اور سارا گاؤں مخالف تھا۔ ان کی دادا کی وفات کے وقت مولویوں نے شور مچایا اور ان کی قبر کشائی کی گئی جس کی وجہ سے ان کی تدفین ان کی زمینوں میں کی گئی۔ پارٹیشن کے بعد یہ خاندان ساہیوال کے ایک چک میں آ گیا۔ اور 1972ء میں ان کے والد صاحب لاہور آ گئے۔ بوقتِ شہادت شہید امتیاز احمد کی عمر 34 سال تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے، معاون قائد ضلع، ناظم تربیت نومبائعین ضلع، سابق ناظم اطفال اور سیکرٹری اشاعت ڈیفنس خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ ان کی شہادت بھی مسجد دارالذکر میں ہوئی ہے۔ مسجد دارالذکر کے مین گیٹ پر دائیں جانب ان کی ڈیوٹی تھی۔ دہشتگردوں نے جب حملہ کیا تو یہ بھاگ کر ان کو پکڑنے کے لئے گئے۔ اس دوران فائرنگ کے نتیجے میں زخمی ہو گئے۔ سر اور سینے میں گولیاں لگیں جس کے نتیجہ میں سانحہ کے اولین شہداء میں شامل ہو گئے۔ بہر حال جماعتی خدمات میں پیش پیش تھے، شوریٰ کے نمائندے بھی رہے، بچپن سے ہی اطفال کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ صد سالہ جشنِ تشکر کے سلسلہ میں اپنے حلقہ میں نمایاں خدمت کی توفیق ملی۔ سکیورٹی کی ڈیوٹی بڑی عمدگی سے ادا کرتے تھے۔ عموماً گیٹ کے باہر ڈیوٹی کرتے تھے۔ نمازوں کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے۔ اپنے دونوں بچوں کو وقفِ نو کی بابرکت تحریک میں شامل کیا ہوا تھا۔ جماعتی عہدیداران کا بہت احترام کیا کرتے تھے۔ لیڈر شپ کی کوالیٹیز (Qualities) تھیں۔ وقف کرنے کی بہت خواہش تھی۔ اور ڈیوٹی کا کام بھی اپنے آپ کو وقف سمجھ کر کیا کرتے تھے۔ ان کی ڈائری کے پہلے صفحے پر لکھا ہوا ملا (بعد میں انہوں نے دیکھا) کہ بُزدل بار بار مرتے ہیں اور بہادر کو صرف ایک بار موت آتی ہے۔ پھر ان کی ایک بہن امریکہ میں رہتی ہیں۔ پاکستان کچھ عرصہ پہلے آئی ہوئی تھیں، انہوں نے کہا کہ میری ڈائری میں کچھ لکھ دیں۔ تو اس پر شہید نے یہ شعر لکھا کہ

یہ ادا عشق و وفا کی ہم میں اک مسیحا کی دعا سے آئی

ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ شہادت سے پہلے ان کو خواب آئے تھے کہ میرے پاس وقت کم ہے اور اپنی زندگی میں مجھے کہتے تھے کہ اپنے پاؤں پر کھڑی ہو جاؤ۔ اور اس کے لئے بزنس بھی تھوڑا سا ان کے لئے establish کر دیا۔ ہمیشہ تہجد پڑھنے والے اور نماز سینٹر میں فجر کی نماز اپنے والد صاحب کے ساتھ پڑھتے تھے۔ ایک دن رات کو دارالذکر سے ساڑھے بارہ بجے آئے اور صبح ساڑھے تین بجے پھر اٹھ گئے۔ میں نے کہا کہ کبھی آرام بھی کر لیا کریں۔ تو کہنے لگے، اس دنیا کے آرام کی مجھے کوئی پرواہ نہیں، مجھے آرام کی فکر ہے جو میں نے آگے کرنا ہے۔

اگلا ذکر ہے **مکرم اعجاز الحق صاحب شہید ابن مکرم رحمت حق صاحب** کا۔ شہید مرحوم کا تعلق حضرت الٰہی بخش صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تھا۔ آبائی وطن پٹیالہ ضلع امرتسر تھا، والد صاحب ریلوے میں ملازم تھے اور لاہور میں ہی مقیم تھے۔ ہال روڈ پر الیکٹرانکس ریپئر (Repair) کا کام کرتے تھے۔ ان دنوں لاہور کے ایک پرائیویٹ چینل میں بطور سیٹلائٹ ٹیکنیشن کام کر رہے تھے۔ بوقتِ شہادت ان کی عمر 46 سال تھی۔ مسجد دارالذکر میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔ وقوعہ کے روز ایم ٹی اے پر جو خلافت کا عہدِ وفا نشر ہو رہا تھا تو سر پر تولیہ رکھ کر کھڑے ہو کر عہد دوہرانا شروع کر دیا۔ اور اہلیہ نے بھی ان کو دیکھ کر عہد دوہرایا۔ مسجد دارالذکر میں ہی نمازِ جمعہ ادا کیا کرتے تھے اور سانحہ کے روز بھی اپنے کام سے سیدھے ہی نمازِ جمعہ ادا کرنے کے لئے دارالذکر پہنچ گئے۔ باہر سیڑھیوں کے نیچے بیٹھے رہے۔ دہشتگردوں کے آنے پر گھر فون کیا اور بڑے بھائی سے کہا کہ اسلحہ لے کر فوری طور پر دارالذکر پہنچ جاؤ۔ اور یہ ساتھ ساتھ اپنے ٹی وی کو فون پر رپورٹنگ بھی کر رہے تھے۔ اسی دوران گولیوں کی بوچھاڑ سے موقع پر ہی شہید ہو گئے۔ اہلِ خانہ نے بتایا کہ ہمدرد اور ملنسار انسان تھے۔ سب کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرتے تھے۔ چندہ جات کی ادائیگی باقاعدہ تھی اور ہر مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ حلقہ کے ناظم اطفال تھے ان کے بارے میں ناظم اطفال نے بتایا کہ میں جب بھی ان کے بچوں کو وقارِ عمل یا جماعتی ڈیوٹی کے لئے لے کر گیا اور جب واپس چھوڑنے آیا تو انہوں نے خصوصی طور پر میرا شکریہ ادا کیا کہ آپ نے ہمیں یہ خدمت کا موقع دیا۔

اگلا ذکر ہے **مکرم شیخ ندیم احمد طارق صاحب شہید ابن مکرم شیخ محمد منشاء صاحب**۔ شہید کے آباؤ اجداد چنیوٹ کے رہنے والے تھے۔ کاروبار کے سلسلے میں کلکتہ چلے گئے، 1947ء کے بعد ان کے والد صاحب کلکتہ سے ڈھاکہ چلے گئے جہاں سے 1971ء میں لاہور آ گئے۔ شہید مرحوم کی اہلیہ صاحبہ کا تعلق بھی کلکتہ سے ہے۔ اہلیہ کے دادا مکرم سیٹھ محمد یوسف صاحب بانی تھے جو مکرم صدیق بانی صاحب کلکتہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ شہید مرحوم نے آئی کام کرنے کے بعد سپئیر پارٹس کا کاروبار شروع کیا۔ شہادت کے وقت ان کی عمر 40 سال تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ دارالذکر میں ان کی شہادت ہوئی۔ ہمیشہ دارالذکر میں ہی جمعہ ادا کیا کرتے تھے۔ اور میرے خطبہ جمعہ تک جو لائیو نشر ہوتا ہے وہیں رہتے تھے اور وہ سن کر آیا کرتے تھے۔ سانحہ کے وقت یہ امیر صاحب کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ دایاں بازو بہت سوجا ہوا تھا۔ باقی جسم پر کوئی زخم نہیں تھا۔ غالب خیال یہی ہے کہ بازو میں گولی جو لگی ہے تو خون بہہ جانے کی وجہ سے شہید ہوئے۔ بہت صلح پسند، شریف اور بے ضرر اور نرم گفتار انسان تھے۔ کام پر ہوتے تو بچوں کو فون کر کے نماز کی ادائیگی کا پوچھتے۔ کام پر بیٹھے ہوئے ہیں، نماز کا وقت ہو گیا تو گھر بچوں کو فون کرتے تھے کہ نماز ادا کرو۔ یہ ہے ذمہ داری جو ہر باپ کو ادا کرنی چاہئے۔ اسی سے دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کی عادت پڑتی ہے۔ نمازِ تہجد کا بہت خیال رکھتے تھے قریباً چار کلو میٹر دور جا کر نماز باجماعت پڑھا کرتے تھے۔ یہاں یہ فاصلے اتنے نہیں لگتے کیونکہ سڑکیں بھی ہیں، سواریاں بھی ہیں۔ لیکن گو وہاں سواری تو ان کے پاس تھی لیکن حالات ایسے ہیں ٹریفک ایسا ہے کہ مشکل ہو جاتی ہے۔ مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ حلقے کی مسجد کی ضروریات کو پورا کرنے میں نمایاں خدمت کی توفیق ملی۔ جماعتی ضرورت کے لئے اگر کبھی موٹر سائیکل ان سے مانگا جاتا تو پیش کر دیتے اور خود رکشہ پر چلے آتے۔ خدمتِ خلق نہایت مستقل مزاجی سے کرتے تھے۔ یہ خاندان بھی، ان کے باقی افراد بھی حسبِ توفیق مالی قربانیوں میں ہمیشہ پیش پیش رہا ہے۔

اگلا ذکر ہے **مکرم عامر لطیف پراچہ صاحب شہید کا ابن عبداللطیف پراچہ صاحب**۔ موصوف شہید کے والد ضلع سرگودھا کے رہنے والے تھے۔ اور والد صاحب ضلع سرگودھا کی عاملہ کے فعال رکن تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ قریبی تعلق تھا۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ جب جابہ تشریف لے جاتے تو راستے میں اکثر اوقات شہید مرحوم کے والد مکرم عبداللطیف صاحب کے گھر ضرور قیام کرتے تھے۔ شہید کے والد کے نانا

مکرم بابو محمد امین صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ شہید نے ابتدائی تعلیم سرگودھا سے حاصل کی اور ایم بی اے لاہور سے کیا۔ جماعتی چندہ جات اور صدقات باقاعدگی سے دیتے تھے۔ بزرگان کی خدمت کرتے تھے۔ سابق امیر ضلع سرگودھا مرزا عبدالحق صاحب کے ساتھ کام کرتے رہے۔ سانحہ کے دوران بھائی کو فون کیا کہ میرے ارد گرد شہداء کی نعشیں پڑی ہیں۔ جب آ کے دیکھا گیا تو ان کے چہرے پر گن کے بٹ کے کندے کے نشان بھی تھے۔ شاید کسی دہشتگرد سے گھتم گھتا ہوئے اور اس وقت اس نے مارا۔ یا یہ دیکھنے کے لئے کہ شہادت ہوئی ہے کہ نہیں، بعض لوگوں کو ویسے بھی گن سے مار کے دیکھتے رہے ہیں۔ اسی طرح ایک گرنیڈ بھی ہاتھ پر لگا ہوا تھا۔ اس کے زخم تھے۔ دارالذکر میں باہر سیڑھیوں کے نیچے بیٹھے تھے۔ وہیں پر شہید ہوئے۔ ان کے اہلِ خانہ نے بتایا کہ نہایت دیانت دار اور امانت دار انسان تھے۔ دیانت داری کی وجہ سے جیولرز ڈیڑھ ڈیڑھ کروڑ کی جیولری ان کے حوالے کر دیا کرتے تھے۔ احمدیت کو کبھی نہیں چھپایا۔ والد صاحب عرصہ دراز بیمار رہے۔ ان کی وفات تک علالت میں ان کی بہت خدمت کی۔ اسی طرح والدہ صاحبہ بھی بیمار ہیں۔ ان کی بے پناہ خدمت کرتے تھے۔ چندہ جات اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ صدقہ و خیرات عمومی طور پر چھپا کر کرتے۔ اپنے آبائی علاقے سرگودھا کے بہت سارے مریضوں کو لاہور لا کر مفت علاج کرواتے تھے۔ قربانی کا بہت جذبہ تھا۔ نماز کے پابند، قرآن باقاعدگی سے پڑھتے۔ گھر والوں نے کہا کہ رات اڑھائی تین بجے، ان کو تہجد پڑھتے اور قرآن پڑھتے دیکھا ہے۔ شہید مرحوم کی والدہ محترمہ نے بتایا کہ میں شہید مرحوم کے والد صاحب مرحوم کو کچھ عرصہ خواب میں مسلسل دیکھ رہی تھی۔ شہید کی ایک خادمہ نے بتایا کہ شہادت سے چند دن قبل والدہ کے لئے چار سوٹ لے کر آئے تو والدہ نے کہا کہ میرے پاس تو پہلے ہی بہت سوٹ ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ ماں پتہ نہیں کب تک میری زندگی ہے آپ میرے لائے ہوئے سوٹ پہن لیں۔

اگلا ذکر ہے **مکرم مرزا ظفر احمد صاحب شہید ابن مکرم مرزا اصفدر جنگ ہمایوں صاحب کا**۔ شہید مرحوم اکتوبر 1954ء میں منڈی بہاء الدین میں پیدا ہوئے۔ خاندان میں احمدیت کا آغاز حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں ان کے دادا مکرم مرزا نذیر احمد صاحب کے ذریعے سے ہوا۔ مرزا نذیر احمد صاحب نے خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کی۔ میٹرک لاہور سے کیا اس کے بعد لائلپور یونیورسٹی سے دو سال تعلیم حاصل کی۔ ہوسٹل میں بعض مشکلات کی بنا پر یونیورسٹی چھوڑ دی اور کراچی چلے گئے۔ جہاں سے مکینکس میں تین سالہ ڈپلومہ کیا۔ بعد ازاں مزید ایک سال کا کورس کیا۔ اپنے شعبہ سے متعلق ایک ملازمت کراچی میں کی۔ اس کے بعد جاپان چلے گئے۔ 1981ء سے سولر انرجی میں انجینئر کی حیثیت سے 21 سال جاپان میں مقیم رہ کر کام کیا۔ وہاں جماعتی خدمات کی توفیق پائی۔ جاپان میں ٹوکیو مشن بند ہوا تو آپ کا گھر بطور مشن ہاؤس استعمال ہوتا تھا۔ 1983ء میں کوریا میں وقفِ عارضی کا موقع ملا۔ 1985ء میں جلسہ سالانہ یو۔کے میں جاپان کی نمائندگی کی توفیق حاصل ہوئی۔ 1993ء میں صدر خدام الاحمدیہ جاپان کی حیثیت سے ایک پہاڑ کی چوٹی کو سر کرنے اور اس پر اذان دینے کی سعادت پائی۔ 1999ء میں بیت الفتوح کے سنگِ بنیاد کے موقع پر آپ کو اور ان کی بیگم کو جاپان کی نمائندگی کی توفیق ملی۔ جاپان میں بطور صدر جماعت ٹوکیو سیکرٹری مال کے علاوہ 2001ء سے 2003ء تک نائب امیر جاپان کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ ایک موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے شہید مرحوم کی اطاعت اور تقویٰ کے نمونہ پر اظہارِ خوشنودی کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ کرے کہ سب جماعت جاپان ان کے نمونے پر چلنے کی توفیق پائے۔ جاپان میں اکیس سال قیام کے دوران ملازمت کے علاوہ دیگر تعلیمی کوششیں بھی کرتے رہے۔ 2003ء میں پاکستان شفٹ ہو گئے۔ لاہور میں کیولری گراؤنڈ میں رہتے تھے، آپ کا گھر وہاں بھی نماز سینٹر تھا۔ شہادت کے وقت ان کی عمر 56 سال تھی۔ اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ دارالذکر میں شہادت پائی۔ ہمیشہ پہلی صف میں بیٹھتے تھے اور وہاں امام صاحب کے قریب بیٹھے تھے۔ ان کے سر کے پچھلی طرف گولی لگی اور دایاں ہاتھ گرنیڈ سے زخمی ہوا جس سے شہادت ہو گئی۔

شہید مرحوم کی اہلیہ بتاتی ہیں کہ خلافت سے بے انتہا محبت کرنے والے تھے۔ جب بھی لندن جاتے تو ان کی کوشش ہوتی کہ نماز خلیفہ وقت کے پیچھے ادا کریں۔ خطبات کو ہمیشہ بڑے غور سے سنتے تھے۔ یہاں سے جو لائیو خطبات جاتے ہیں کسی وجہ سے براہِ راست نہ سن سکتے تو جب تک سن نہ لیتے، اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھتے تھے۔ کہتی ہیں کہ حقیقی معنوں میں 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' کے مصداق تھے۔ سب بچے بوڑھے ہر ایک ان سے عزت سے پیش آتا، سب کے دوست تھے۔ امانتوں کی حفاظت کرنے والے، وعدوں کا ایفاء کرنے والے اور اعلیٰ معیار کی قربانی کرنے والے تھے۔ ہر چیز میں سادگی ان کا شعار تھا۔ ایک نہایت محبت کرنے والے شوہر تھے۔ کہتی ہیں میری چھوٹی چھوٹی باتوں کا بھی خیال رکھتے تھے اور کبھی تھکی ہوتی تو کھانا بھی بنا دیا کرتے۔ گلے شکوے کی عادت نہیں تھی۔

جاپان میں ہمارے ایک ملک منیر احمد صاحب ہیں، انہوں نے لکھا کہ مرزا ظفر احمد صاحب جب جاپان تشریف لائے تو ابھی شادی شدہ نہ تھے۔ بڑے سادہ طبیعت کے مالک اور بہت کم گو تھے۔ سعید فطرت اور نیک سیرت انسان تھے۔ دین کی خدمت کا جذبہ آپ کی سرشت میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ اس مقصد کے حصول کے لئے ہر وقت تیار نظر آتے۔ اطاعت کے بہت بلند معیار پر فائز تھے۔ جماعت کے چھوٹے چھوٹے عہدیداروں سے لے کر بڑے عہدیدار تک سب سے برابر کا سلوک کرتے اور عزت سے پیش آتے۔ کسی جماعتی خدمت کا کبھی انکار نہ کرتے۔ ایک سال جاپان کے مثالی خادم بھی قرار پائے۔ آپ پر رشک آتا تھا۔ آپ جب بھی کوئی کام اپنے اوپر لیتے تو اسے بہت ایمانداری اور احسن طریق پر نبھانے کی کوشش کرتے۔ جاپان سے جانے سے پہلے مستقل طور پر اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے وقف کر دیا تھا۔

مغفور احمد منیب صاحب مبلغ ہیں ربوہ میں ہمارے مربی ہیں۔ یہ بھی جاپان میں رہے ہوئے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ مرزا ظفر احمد صاحب جو لمبا عرصہ جاپان میں مقیم رہے اللہ کے فضل سے جاپان میں موصوف کی دینی خدمات کسی طرح بھی واقفینِ زندگی سے کم نہیں تھیں۔ بلکہ ان کی قربانیاں احباب کے لئے قابلِ تقلید تھیں۔ وقت کی قربانی، مال کی قربانی میں سب سے آگے تھے۔ آنریری مبلغ تھے، سیکرٹری مال جاپان تھے، صدر جماعت ٹوکیو رہے۔ خلافت سے والہانہ عشق تھا۔ نماز میں توجہ سے دعا کرتے۔ ان کی آنکھیں نمناک ہو جاتیں۔ محبت کرنے والے تھے، ہر ایک کی تکلیف کا سن کے آنکھیں نمناک ہو جاتیں۔

اگلا ذکر ہے **مکرم مرزا محمود احمد صاحب شہید ابن مکرم اکبر علی صاحب کا**۔ شہید مرحوم بدوملہی ضلع نارووال کے رہنے والے تھے۔ ان کے دادا حضرت عنایت اللہ صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ محکمہ ٹیلیفون سے وابستہ تھے۔ 2008ء میں ریٹائر ہوئے۔ اور 35 سال سے لاہور میں مقیم تھے۔ شہادت کے وقت ان کی عمر 58 سال تھی۔ مسجد بیت النور ماڈل ٹاؤن میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔ نمازِ جمعہ عموماً ماڈل ٹاؤن میں ادا کرتے تھے۔ سانحہ کے روز مسجد کے عقبی ہال میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران ایک گولی ان کے ماتھے پر لگی جس سے موقعہ پر شہید ہو گئے۔ اہلِ خانہ نے بتایا کہ جماعتی خدمت میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ وقفِ عارضی کی متعدد مرتبہ سعادت ملی۔ بہت نرم دل اور انتہائی سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ محنتی انسان تھے۔ ان کے بیٹے قیصر محمود صاحب اس وقت ڈیوٹی پر موجود تھے جو اس سانحہ میں محفوظ رہے۔ شہادت سے چار دن قبل ان کی اہلیہ نے خواب دیکھا کہ ایک خوبصورت باغ ہے جس میں ٹھنڈی ہوا اور نہریں چل رہی ہیں خوبصورت محل بنا ہوا ہے۔ محمود صاحب مجھے کہتے ہیں کہ تم لوگوں کے لئے میں نے گھر بنا دیا ہے یہ میرا محل ہے اب میں نے یہاں رہنا ہے۔ پورے محل میں خوشبو ہی خوشبو پھیلی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

مکرم شیخ محمد اکرام اطہر صاحب شہید ابن مکرم شیخ شمس الدین صاحب۔ شہید مرحوم کے والد صاحب چنگڑانوالہ ضلع سرگودھا کے رہنے والے تھے۔ طاعون سے جب سب رشتے دار وفات پا گئے تو مڈھ رانجھا ضلع سرگودھا میں آ کر آباد ہوئے۔ شہید مرحوم کے والد کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بعد میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خدمت کرنے یعنی دبانے کا موقع ملا۔ تاہم بیعت کی سعادت حضرت مصلح موعودؓ کے دورِ خلافت میں ملی۔ شہید مرحوم کے خسر مکرم خواجہ محمد شریف صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ ان کے والد محترم شیخ شمس الدین صاحب کی تبلیغ کی وجہ سے حضرت مرزا عبدالحق صاحب کے خاندان میں احمدیت آئی۔ مولوی عطاء اللہ خان صاحب درویش قادیان ان کے بھائی تھے اور مکرم منیر احمد منور صاحب مربی سلسلہ جو یہاں (جرمنی میں) بھی رہے ہوئے ہیں آج کل پولینڈ میں ہیں، ان کے بھانجے ہیں۔ بوقتِ شہادت ان کی عمر 66 سال تھی۔ مسجد دارالذکر گڑھی شاہو میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔ مسجد دارالذکر کے مین ہال میں کرسیوں پر بیٹھے تھے۔ بڑھاپے کے باعث سانحے کے دوران سب سے آخر میں اٹھے۔ لیکن اس دوران دہشتگرد کی گولیاں سر اور پسلیوں میں لگنے سے شہید ہو گئے۔ اہلِ خانہ نے بتایا کہ شہید مرحوم دو تین ماہ سے کہہ رہے تھے کہ میرا وقت قریب آ گیا ہے۔ کچھ عرصے سے بالکل خاموش رہتے تھے۔

ان کی بہو نے خواب میں دیکھا کہ ربوہ میں انصار اللہ کا ہال ہے (جو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا) تو وہاں سے مجھے تین تحفے ملے ہیں اور وہ لے کر میں لاہور روانہ ہو رہی ہوں۔ شہداء کے سب کے جنازے بھی انصار اللہ کے ہال ہی میں ہوئے تھے۔

شہید مرحوم کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ قریبی دیہاتی علاقوں میں جا کر مختلف لوگوں سے گھروں میں رابطہ کر کے تبلیغ کیا کرتے تھے۔ خاص طور پر الفضل جیب میں ڈال کر لے جاتے۔ سگریٹ نوشی کے خلاف بڑا اجہاد کیا کرتے تھے اور چلتے چلتے لوگوں کو منع کر دیتے اور کوئی دوسری چیز کھانے کی دے کر کہتے کہ یہ کھا لو اور سگریٹ چھوڑ دو۔ تہجد گزار تھے۔ نیک عادات کی بنا پر ان کا رشتہ ہوا تھا یعنی عبادت اور تبلیغ کی وجہ سے۔ بہت دعا گو اور تہجد گزار تھے۔ خاص طور پر بہت سارے لوگوں کے نام لے کر دعا کیا کرتے تھے۔ چندوں میں باقاعدہ تھے، تنخواہ ملنے پر پہلے سیکرٹری صاحب مال کے گھر جاتے اور چندہ ادا کرتے۔ یہ ہے صحیح طریق چندے کی ادائیگی کا، نہ کہ یہ کہ جب بقایادار ہوتے ہیں اور پوچھو کہ بقایادار کیوں ہو گئے تو الٹا یہ شکوہ ہوتا ہے کہ سیکرٹری مال نے ہمیں توجہ نہیں دلائی، نہیں تو ہم بقایادار نہ ہوتے۔ یہ تو خود ہر ایک کا اپنا فرض ہے کہ چندہ ادا کرے۔ خلافت جوبلی کے سال میں مقالہ تحریر کیا جس میں A گریڈ حاصل کیا۔

اگلا ذکر ہے **مکرم مرزا منصور بیگ صاحب شہید ابن مکرم مرزا اسرور بیگ صاحب مرحوم کا**۔ شہید مرحوم کے آباؤ اجداد پٹی ضلع امرتسر کے رہنے والے تھے۔ ان کے تایا مرزا منور بیگ صاحب، ان کی 1953ء سے قبل بیعت تھی ان کو (تایا کو بھی) 1985ء میں ایک معاند احمدیت نے شہید کر دیا۔ ان کی زری کی دکان تھی۔ بوقت شہادت

مرزا منصور بیگ صاحب کی عمر 29 سال تھی۔ اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ بطور سیکرٹری اشاعت، ناظم تحریک جدید اور عمومی کی ڈیوٹی سکواڈ میں ان کو خدمت کا موقع مل رہا تھا۔ بیت النور ماڈل ٹاؤن میں جام شہادت نوش فرمایا۔ جمعہ کی صبح ان کی مجلس کے قائد صاحب نے ان کو ڈیوٹی پر جانے کے لیے کہا۔ پھر گیارہ بجے کے قریب دوبارہ یاددہانی کے لیے قائد نے فون کیا تو انہوں نے جواب دیا ” قائد صاحب فکر نہ کریں اگر ضرورت پڑی تو پہلی گولی اپنے سینے پر کھاؤں گا۔ بیت النور ماڈل ٹاؤن میں چیکنگ پر ڈیوٹی تھی۔ مین گیٹ کے باہر پہلے بیریئر کے پاس کھڑے تھے۔ خدام کی نگرانی پر متعین تھے کہ دہشتگرد نے آتے ہی ان پر فائرنگ کردی۔ سب سے پہلے ان کو ہی فائر لگا۔ کئی گولیاں لگنے کی وجہ سے موقع پر ہی شہادت ہوئی۔

شہید مرحوم نے سانحہ سے قبل صبح کے وقت گھر میں اپنی خواب سنائی کہ ” مجھے کوئی مار رہا ہے اور میرے پیچھے کالے کتے لگے ہوئے ہیں“۔ شہید مرحوم جماعتی خدمت کرنے والے اور اطاعت کا جذبہ رکھنے والے تھے۔ نرم مزاج، ہنس مکھ اور پنج وقتہ نماز کے پابند۔ اہلیہ کی عمر 26 سال ہے۔ ان کی شادی ہوئی تھی تو ان کے ہاں اولاد متوقع ہے۔ اللہ تعالیٰ نیک، صالح، صحتمند اور لمبی عمر پانے والی ان کو اولاد عطا فرمائے۔ ان کی والدہ اور اہلیہ خوشیاں دیکھیں۔

اگلا ذکر ہے **مکرم میاں محمد منیر احمد صاحب شہید ابن مکرم مولوی عبدالسلام صاحب عمر کا**۔ شہید مرحوم حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے تھے۔ آپ 11/اکتوبر 1940ء کو حیدر آباد دکن میں اپنے نانا حضرت مولوی میر محمد سعید صاحب رضی اللہ عنہ کے گھر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے نانا حضرت میر محمد سعید صاحب رضی اللہ عنہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت لینے کی اجازت دی تھی۔ آپ کے نانا کی وجہ سے حیدر آباد دکن میں کافی لوگ جو آپ کے مرید تھے احمدی ہو گئے۔ بی اے تک تعلیم حاصل کی اور 1962ء میں لاہور شفٹ ہو گئے۔ بوقت شہادت ان کی عمر 70 سال تھی۔ بیت النور ماڈل ٹاؤن میں جام شہادت نوش فرمایا۔ نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے ہر جمعہ قریباً 12 بجے گھر سے نکلتے تھے۔ وقوعہ کے روز ناسازی طبیعت کے باعث قریباً ایک بجے ماڈل ٹاؤن بیت النور میں پہنچے۔ مسجد کے صحن میں جنرل ناصر صاحب کے ساتھ کرسی پر بیٹھے تھے۔ حملے کے دوران موصوف ہال کے اندر داخل ہو کر پہلی صف میں بیٹھ گئے۔ اس دوران دروازہ بند کرنے کی کوشش کے دوران دہشتگرد نے بندوق کی نالی دروازے میں پھنسا لی اور فائرنگ کرتا رہا۔ پہلی گولی آپ کے سر میں لگی جس سے موقع پر ہی شہادت ہوگئی۔

قریباً دس سال قبل آپ نے خواب میں دیکھا تھا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر کے ساتھ ایک قبر تیار کی گئی ہے، پوچھنے پر بتایا کہ یہ آپ کی قبر ہے۔ شہادت کے بعد یہ تعبیر بھی سمجھ میں آئی کہ وہ واقعہ میں آپ کی قبر تھی کیونکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسل میں سے تھے اور شہادت بھی دونوں کی قدر مشترک ہے۔ شہادت کے بعد ان کی بیٹی نے خواب میں دیکھا کہ والد صاحب شہید خواب میں آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ میرا کمرہ (جو گھر کا کمرہ تھا) سیٹ کردو تو خادم نے ٹھیک کر دیا۔ اور کہتی ہیں کہ کچھ دیر بعد کچھ مہمان آئے اور انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ ہم نے کمرہ دیکھنا ہے۔

شہید مرحوم کے بیٹے مکرم نورالامین واصف صاحب بتاتے ہیں کہ جب والد صاحب شہید کے نکاح کا مرحلہ پیش ہوا تو بعض لوگوں نے ان کا تعلق غیر مبائعین سے قائم کرنے کی کوشش کی کہ یہ غیر مبائعین ہیں یعنی خلافت کی بیعت نہیں کی۔ جس پر معاملہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے پاس پہنچا تو حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے بڑی شفقت سے فرمایا کہ ان کو تجدید بیعت کی کیا ضرورت ہے یہ تو اس شخص کے پوتے ہیں جس نے سب سے پہلے بیعت کی تھی اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بہت ہی پیارا تھا۔ اس پر حضرت مولانا ابوالعطاء جالندھری صاحب نے ان کا نکاح پڑھایا۔ آپ کے ایک عزیز نے آپ کی خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ شہید مرحوم میں حسنِ سلوک، غریبوں کی مدد کرنا، مہمان نوازی، بیماروں کی تیمارداری کرنے کی خوبیاں نمایاں تھیں۔ شہید مرحوم کو سندھ قیام کے دوران متعدد ضرورتمند بچیوں کی شادی کروانے اور ضرورتمند بچوں کے تعلیمی اخراجات برداشت کرنے کی بھی توفیق ملی۔ مہمان نوازی کی صفت تو آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اگر کوئی مہمان آجاتا اپنے گھر سے بغیر کھانا کھلائے اس کو جانے نہیں دیتے تھے۔ باقاعدہ تہجد گزار تھے۔

اگلا ذکر ہے **مکرم ڈاکٹر طارق بشیر صاحب شہید ابن مکرم چوہدری یوسف خان صاحب کا**۔ شہید مرحوم کے والد شکر گڑھ کے رہنے والے تھے اور والد صاحب نے بیعت کرکے جماعت میں شمولیت اختیار کی تھی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد پر زمینوں کی نگرانی کے لئے سندھ چلے گئے۔ کراچی قیام کیا۔ شہید مرحوم کی پیدائش کراچی میں ہوئی۔ تاہم بعد میں یہ خاندان شکر گڑھ آ گیا۔ ابتدائی تعلیم کے بعد شہید مرحوم لاہور آ گئے جہاں سے MBBS کے علاوہ میڈیکل کی دیگر تعلیم حاصل کی۔ 15 سال قصور گورنمنٹ ہسپتال میں کام کیا۔ شہادت کے وقت میو ہسپتال لاہور میں بطور A.M.S کام کر رہے تھے نیز قصور میں کلینک بھی بنایا ہوا تھا۔ بوقت شہادت ان کی عمر 57 سال تھی اور دارالذکر میں جام شہادت نوش فرمایا۔

مسجد دارالذکر کے مین ہال میں محراب کے بائیں طرف بیٹھے تھے کہ باہر سے حملہ کے بعد جو پہلا گرنیڈ اندر پھینکا گیا اس میں زخمی ہوئے اور اسی حالت میں ہی شہید ہو گئے۔ شہید مرحوم کی اہلیہ نے شہادت سے چند دن قبل خواب میں دیکھا کہ آسمان پر ایک اچھا سا گھر ہے جو فضا میں تیر رہا ہے اور آپ اس میں اڑتے پھر رہے ہیں۔ دوسری خواب میں دیکھا کہ زلزلہ اور طوفان آیا ہے چیزیں ہل رہی ہیں۔ اور میں دوڑتی پھر رہی ہوں اور وہ مجھے مل نہیں رہے۔ ان کی اہلیہ بتاتی ہیں کہ بہت نفیس آدمی تھے، کبھی کسی سے سخت بات نہیں کی۔ بچوں سے اور خصوصاً بیٹیوں سے بہت پیار تھا۔ مریضوں سے حسن سلوک سے پیش آتے۔ ہر ایک سے ہمدردی کرتے تھے۔ ان کے غیر از جماعت مالک مکان نے جب اپنے حلقہ احباب میں ان کی شہادت کی خبر سنی تو اسے اتنا دکھ ہوا کہ وہ چکرا گئے۔ کئی سعید فطرت لوگ ایسے ہیں۔ چھ سال کے عرصہ کے دوران مالک مکان کو کرایہ گھر جا کر ادا کرتے تھے۔ کبھی موقع ایسا نہیں آیا کہ مالک مکان کو کرایہ لینے کے لئے آنا پڑا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب بہت شوق سے پڑھتے تھے۔ چندہ باقاعدگی سے دیتے۔ بیوی کو کہا ہوا تھا کہ روزانہ آمدنی میں سے ایک حصہ غریبوں کے لیے نکالنا ہے۔ میرے خطبات باقاعدگی سے سنتے تھے۔ بعض اوقات بار بار سنتے تھے۔ ان کے ایک بیٹے نے بھی MBBS کرلیا ہے اور ہاؤس جاب کررہا ہے۔ وہ بھی اس سانحہ میں زخمی ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس زخمی بیٹے کو اور تمام زخمیوں کو بھی صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

اگلا ذکر ہے **مکرم ارشد محمود بٹ صاحب شہید ابن مکرم محمود احمد بٹ صاحب کا**۔ شہید کے پڑدادا مکرم عبداللہ بٹ صاحب نے احمدیت قبول کی تھی اور پسرور ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ ان کے پڑنانا حضرت جان محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھے۔ ڈسکہ کے رہنے والے تھے۔ ان کے والد صاحب ائیر فورس میں ملازم تھے۔ بسلسلہ ملازمت مختلف مقامات پر تعینات رہے۔ شہید مرحوم لاہور میں پیدا ہوئے۔ I.COM کیا ہوا تھا۔ بوقت شہادت ان کی عمر 48 سال تھی۔ اپنے حلقہ کے نائب زعیم انصار اللہ اور سیکرٹری تحریک جدید کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ بیت النور میں جام شہادت نوش فرمایا۔ جمعہ کے روز جلدی تیار ہو گئے۔ عموماً ان کے بھائی ساتھ لے کر جاتے تھے، کیونکہ ان کا ایک پاؤں پولیو کی وجہ سے کمزور تھا۔ اگر بھائی لیٹ ہوتے تو خود ہی وَین پر چلے جاتے۔ سانحہ کے وقت پہلی صف میں بیٹھے ہوئے تھے۔ شروع میں ہونے والے حملے میں تین چار گولیاں لگیں جس سے موقع پر ہی شہید ہو گئے۔ اہل خانہ نے بتایا کہ شہید مرحوم پنجوقتہ نماز کے پابند تھے روزانہ اونچی آواز میں تلاوت قرآن کریم کیا کرتے۔ معذوری کے باوجود اپنا کام خود کرتے تھے۔ خلافت سے عشق تھا۔ اپنی استطاعت سے بڑھ کر چندہ ادا کرتے تھے۔ سلسلہ کی بہت ساری کتب کا مطالعہ کر چکے تھے۔ بہت دعا گو انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ درجات بلند فرمائے۔

اگلا ذکر ہے **مکرم محمد حسین ملہی صاحب شہید ابن مکرم محمد ابراہیم صاحب کا**۔ شہید کا تعلق گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ سے تھا۔ ان کے والد محترم نے بیعت کرکے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ کچھ عرصہ سندھ میں بھی رہے۔ 34 سال سے لاہور میں مقیم تھے۔ ان کو جماعتی سکولوں میں بھی پڑھانے کا موقع ملا۔ بوقت شہادت ان کی عمر 68 سال تھی۔ مسجد بیت النور ماڈل ٹاؤن میں جام شہادت نوش فرمایا۔ ہانڈو گجر لاہور میں تدفین ہوئی۔ سانحہ کے روز ایک بجے کے قریب سائیکل پر گھر سے نکلے اور مسجد بیت النور کے مین ہال میں پہلی صف میں بیٹھے تھے کہ دہشتگردوں کی فائرنگ سے بازو اور پیٹ میں گولیاں لگیں اور شدید زخمی ہو گئے۔ زخمی حالت میں میو ہسپتال لے جایا گیا جہاں آپریشن تھیٹر میں شہید ہو گئے۔ اہل خانہ نے بتایا کہ پنجوقتہ نماز کے پابند تھے، تہجد باقاعدگی سے ادا کرتے۔ ہر نیکی کے کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ پیشہ کے لحاظ سے الیکٹریشن تھے۔ غریبوں اور ضرورتمندوں کا کام بغیر معاوضہ کے کر دیتے تھے۔ اپنے حلقہ کی مسجد اپنی نگرانی میں تعمیر کروائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

اگلا ذکر ہے **مکرم مرزا محمد امین صاحب شہید ابن مکرم حاجی عبدالکریم صاحب کا**۔ شہید مرحوم کے والد جموں کشمیر کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے 1952ء میں بیعت کرکے احمدیت میں شمولیت اختیار کی۔ والد صاحب کے بیعت کرنے کے کچھ عرصہ بعد شہید مرحوم نے بھی بیعت کرلی تھی۔ بوقت شہادت ان کی عمر 70 سال تھی اور مسجد دارالذکر میں جام شہادت نوش فرمایا۔ عموماً مسجد دارالذکر میں نماز جمعہ ادا کرتے تھے۔ پہلی صف میں بیٹھے ہوئے تھے کہ گرینیڈ اور گولیوں کے حملہ میں شدید زخمی ہو گئے۔ تین دن ہسپتال میں زیر علاج رہے۔ 31 مئی کو ہسپتال میں ہی شہید ہو گئے۔ سانحہ سے دو دن قبل رات کو سوئے ہوئے تھے کہ اچانک اپنے دونوں ہاتھ بلند کرکے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر اٹھ بیٹھے۔ ہڑبڑا کر نعرہ لگاتے ہوئے اٹھے۔ نہایت خوش اخلاق اور ملنسار تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ مختلف جماعتی مقابلہ جات میں انعامات بھی حاصل کئے۔

اگلا ذکر ہے **مکرم ملک زبیر احمد صاحب شہید ابن مکرم ملک عبدالرشید کا**۔ شہید مرحوم ضلع فیصل آباد کے رہنے والے تھے۔ ان کے دادا مکرم ملک عبدالمجید خان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں احمدیت قبول کی تاہم حضور علیہ السلام کی زیارت نہ کر پائے۔ شہید مرحوم نے فیصل آباد میں محکمہ واپڈا میں ملازمت کی اور ریٹائرمنٹ کے بعد سانحہ سے قریباً ایک ماہ قبل لاہور شفٹ ہوئے تھے۔ فیصل آباد میں مسجد بیت الفضل کی تعمیر میں ان کے والد صاحب کا نام بنیادی لوگوں میں شامل تھا۔ ابتدا میں دیگر حلقہ جات میں نماز جمعہ ادا کرتے رہے لیکن بیت النور ماڈل ٹاؤن کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے کہ یہاں احمدی اکٹھے ہوتے ہیں اور کافی تعداد میں ہوتے ہیں اور بیٹے کو کہا کہ مجھے یہاں ہی لایا کرو۔ بوقت شہادت ان کی عمر 61 سال تھی اور مسجد بیت النور میں ان کی شہادت ہوئی۔

شہید مرحوم مین ہال میں بیٹھے تھے اور بیٹا دوسرے ہال میں تھا۔ فائرنگ کے دوران ہال کے درمیان گرل(Grill) کے پاس جاتے ہوئے یہ گرے ہیں یا بیٹھے ہیں بہرحال وہیں بیٹھے تھے۔ بیٹا ان کو ڈھونڈتا پھر رہا تھا تو بیٹے کو تو یہ نظر نہیں آئے لیکن انہوں نے بیٹے کو دیکھ لیا اور زوردار آواز میں کہا ''کدھر بھاگے پھرتے ہو، اگر کچھ ہوگا تو ہم شہید ہوں گے، اور یہاں اپنے بھائیوں کے ساتھ ہی شہید ہوں گے۔'' اسی دوران ان کو دل پر گولی لگی، شدید زخمی ہوگئے۔ اسی حالت میں ہسپتال لے جایا گیا جہاں ان کی شہادت ہوگئی۔ اہل خانہ بتاتے ہیں کہ نمازی اور تہجد گزار تھے۔ تہجد میں کبھی ناغہ نہیں کیا۔ اکثر وقت MTA دیکھتے تھے۔ شہید مرحوم کہا کرتے تھے کہ اگر تھکاوٹ کی وجہ سے کبھی بیدار نہ ہوں تو یوں لگتا ہے کہ کسی نے مجھے زبردستی اٹھا دیا ہے۔ تہجد کی اتنی عادت تھی اور وقت پر اٹھ جایا کرتے تھے۔ بیٹے نے گاڑی لی تو نصیحت کی کہ بیٹا اس میں کسی قسم کا کوئی ریڈیو یا ٹیپ ریکارڈر یا ڈی وی ڈی (جو ہے) نہیں لگانی۔ اس کے بدلے سبحان اللہ اور درود شریف کا وِرد کیا کرو اور خود بھی یہی کیا کرتے تھے۔ چھوٹے بھائی نے بتایا کہ بچپن میں فٹ پاتھ پر بنے ہوئے چوکھٹوں پر چلتے ہوئے کہا کرتے تھے کہ اس چوکھٹے میں درود پڑھو، اس میں فلاں دعا پڑھو، اس میں فلاں دعا پڑھو۔ بیٹے نے کہا کہ گاڑی کی انشورنس کروانی ہے تو انہوں نے کہا بیشک کروالو لیکن انشورنس والے کمزور ہیں تم ایسا کرو کہ گاڑی کے نام پر ہر ماہ چندہ دیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ زیادہ حفاظت کرنے والا ہے۔ چنانچہ اس ہدایت پر بھی عمل کیا گیا۔ باکسنگ کے اچھے کھلاڑی تھے۔ اور انہوں نے کافی انعامات جیتے ہوئے تھے۔

اگلا ذکر ہے **مکرم چوہدری محمد نواز صاحب شہید** کا جو **مکرم چوہدری غلام رسول صاحب بجہ** کے بیٹے تھے۔ شہید مرحوم کے آباؤ اجداد اونچا بجہ ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ ان کے پھوپھا حضرت چوہدری غلام احمد مہار صاحب رضی اللہ عنہ اور ان کے والد حضرت چوہدری شاہ محمد مہار صاحب رضی اللہ عنہ چندر کے منگولے ضلع نارووال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ ان کے والد صاحب اور ان کے بڑے بھائی نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں بیعت کی اور اس سے قبل گاؤں میں مناظرہ کروایا جس کے نتیجے میں ان کے خاندان نے بیعت کرلی تھی۔ بی۔اے، بی۔ایڈ کرنے کے بعد محکمہ تعلیم جائن (Join) کیا۔ 1991ء میں بطور ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول کشمیر سے ریٹائر ہوئے اور اکتوبر 1992ء میں لاہور شفٹ ہوگئے۔ اپنے حلقہ میں بطور محاسب خدمت کی توفیق پائی۔ بوقت شہادت ان کی عمر 80 سال تھی اور مسجد دارالذکر میں جام شہادت نوش فرمایا۔

مسجد دارالذکر سے ان کو خاص لگاؤ تھا۔ کہا کرتے تھے کہ جب لاہور میں زیر تعلیم تھا تو دارالذکر کی تعمیر کے سلسلہ میں وقار عمل میں شامل ہوتا تھا اس لئے دارالذکر سے خاص لگاؤ ہے۔ وقوعہ کے روز نیا سوٹ اور نیا جوتا پہنا۔ ایک بجے کے قریب دارالذکر کے مین ہال میں پہنچے، کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران گرینیڈ پھٹنے سے شہید ہوگئے۔ چند ماہ پہلے اہلیہ نے خواب میں دیکھا کہ آواز آئی ہے ''مبارک ہو آپ کا خاوند زندہ ہے''۔ اہل خانہ نے مزید بتایا کہ صاف گو انسان تھے۔ تندرست اور Active تھے۔ اپنی عمر سے 20 سال چھوٹے لگتے تھے۔ تعلیم الاسلام کالج میں روئنگ کی ٹیم کے کیپٹن تھے۔ مختلف زبانوں پر عبور حاصل تھا۔ جماعتی لٹریچر کے علاوہ دیگر مذاہب کا لٹریچر بھی زیر مطالعہ رہتا تھا۔

اگلا ذکر ہے **مکرم شیخ مبشر احمد صاحب شہید ابن مکرم شیخ حمید احمد صاحب کا**۔ شہید مرحوم کے آباؤ اجداد قادیان کے رہنے والے تھے، پارٹیشن کے بعد ربوہ آگئے اور 35 سال سے لاہور میں مقیم تھے۔ پھر ربوہ سے لاہور چلے گئے۔ ان کے دادا مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب نے خلافت ثانیہ کے دور میں بیعت کرنے کی توفیق پائی۔ حضرت مہر بی بی صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، صحابیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کی نانی تھیں۔ بوقت شہادت ان کی عمر 47 سال تھی اور مسجد بیت النور ماڈل ٹاؤن میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔ بیت النور کے پچھلے ہال کی تیسری صف میں بیٹھے ہوئے تھے۔ دہشتگرد کے آنے پر دروازہ بند کرنے کی کوشش کی مگر ایک گولی ان کے پیٹ میں دائیں طرف لگ کر باہر نکل گئی۔ بعد میں گرینیڈ پھٹنے سے بھی مزید زخمی ہوئے۔ اور کان سے بھی کافی دیر تک خون نکلتا رہا۔ باوجود اس کے بعد میں بھی دو تین گھنٹے یہ زندہ رہے ہیں، پیٹ پر ہاتھ رکھ کر خود چل کر ایمبولینس تک گئے لیکن ایمبولینس میں ہسپتال جاتے ہوئے شہید ہوگئے۔ سانحہ کے روز بظاہر حالات اس نوعیت کے تھے کہ نماز جمعہ پر جانا مشکل تھا لیکن خدا تعالیٰ نے شہادت کا رتبہ دینا تھا اس لئے بالآخر بیت النور پہنچ گئے۔ شہید مرحوم ہر جمعہ کو اپنے بیمار خُسر کو نماز کے لئے لے جایا کرتے تھے۔ اس مرتبہ ان کی طبیعت ناساز تھی اور انہوں نے کہا کہ میں نے اس دفعہ جمعہ پر نہیں جانا۔ چنانچہ اکیلے خود ہی جمعہ کیلئے نکلے۔ راستے میں گاڑی خراب ہوگئی گاڑی کو ورکشاپ پہنچایا اس کے بعد اپنے قریبی کام کرنے والی جگہ پر چلے گئے تاکہ بعض امور نمٹا سکیں۔ وہاں پہنچے ابھی کام شروع کیا ہی تھا تو لائٹ بند ہوگئی۔ وہاں سے باہر نکلے تو بھائی سے ملاقات ہوگئی اور اس نے کہا کہ مجھے بھی جمعہ پر جانا ہے، لے جائیں۔ ابھی یہ باتیں ہورہی تھیں کہ لائٹ آگئی۔ لیکن بہرحال جمعہ پر چلے گئے۔ بجلی آنے پر کام شروع نہیں کیا بلکہ جمعہ کے لئے روانہ ہوگئے۔ اگر کام میں مصروف ہوتے تو ہوسکتا تھا وقت کا پتہ نہ لگتا۔

ان کی اہلیہ محترمہ نے بتایا کہ میرے خاوند ایک مثالی شوہر تھے۔ ہماری شادی قریباً بیس سال قبل ہوئی تھی۔ ہمارا جائنٹ فیملی سسٹم تھا۔ میرے شوہر نے ہر ایک کا خیال رکھا اور کبھی کسی کو شکایت کا موقع نہیں دیا۔ ان کی نسبتی ہمشیرہ نے شہادت سے پہلے خواب میں دیکھا کہ مبشر بھائی سفید رنگ کی گاڑی میں ہیں جو آسمان پر اڑتی جارہی ہے۔ ان کی شہادت کے دو دن بعد ان کی بیٹی ماریہ مبشر نے خواب میں دیکھا کہ ''ابو دروازے میں کھڑے مسکرا رہے ہیں تو پوچھا کہ آپ زندہ ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ میں تو ٹھیک ہوں اور آپ کے ساتھ ہوں''۔ شہید مرحوم نہایت سادہ طبیعت کے مالک، رحم دل، غریبوں کے ہمدرد محبت کرنے والے انسان تھے۔ چھوٹوں اور بڑوں کی عزت کرنے والے اور سب میں ہر دل عزیز تھے۔

اللہ تعالیٰ ان سب شہداء کے درجات بلند فرمائے۔ ان کے بیوی بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔ جن کے والدین حیات ہیں انہیں بھی ہمت اور حوصلہ سے یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کی نسلوں کے ایمانوں کو بھی مضبوط رکھے۔ آئندہ نسلیں بھی صبر اور استقامت سے یہ سب دین پر قائم رہنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان سب کو اپنی حفاظت اور پناہ میں رکھے۔ ❁❁❁❁❁❁❁

تحریک جدید اور ماہِ رمضانُ المُبارک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید اور ماہِ رمضان المبارک کی چار اہم مناسبتوں یعنی سادہ زندگی، مشقت کی عادت، استقلال اور دُعا پر بصیرت افروز پیرائے میں روشنی ڈالنے کے بعد فرمایا:۔

''......اگر تم رمضان سے فائدہ اُٹھانا چاہتے ہو تو تحریک جدید پر عمل کرو اور اگر تحریک جدید کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہو تو روزوں سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھاؤ۔ تحریک جدید یہی ہے کہ سادہ زندگی بسر کرو اور محنت و مشقت اور قربانی کا اپنے آپ کو عادی بناؤ۔ یہی سبق رمضان تمہیں سکھانے کیلئے آتا ہے۔ پس جس غرض کیلئے رمضان آیا ہے۔ اس غرض کے حاصل کرنے کی جدوجہد کرو...... ہر شخص کو کوشش کرنی چاہئے کہ اس کا رمضان تحریک جدید والا ہو اور تحریک جدید رمضان والی ہو۔ رمضان ہمارے نفس کو مارنے والا ہو اور تحریک جدید ہماری روح کو تازگی بخشنے والی ہو۔ پس جب میں نے کہا ہے کہ رمضان سے فائدہ اُٹھاؤ تو دراصل میں نے تمہیں یہ سمجھایا ہے کہ تم تحریک جدید کے اغراض و مقاصد کو رمضان کی روشنی میں سمجھو۔ اور جب میں نے کہا کہ تحریک جدید کی طرف توجہ کرو تو دوسرے لفظوں میں میں نے تمہیں یہ کہا کہ تم ہر حالت میں رمضان کی کیفیت اپنے اُپر وارد رکھو۔ اور صحیح قربانی اور مسلسل قربانی کی اپنے اندر عادت ڈالو۔ جو رمضان بغیر سچی قربانی کے گزر جاتا ہے وہ رمضان نہیں اور جو تحریک جدید بغیر روح کی تازگی کے گزر جاتی ہے وہ تحریک جدید نہیں''

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ نومبر ۱۹۳۸ء)

اسی تسلسل میں حضور رضی اللہ عنہ نے ۱۱ نومبر ۱۹۳۸ء کو ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ کے آخر میں جماعت کو چندہ دہندگان تحریک جدید کے لئے بطور خاص دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

''رمضان کا آخری عشرہ جو آنے والا ہے اس کو تحریک جدید کے متعلق سابق قربانیوں کے لئے شکریہ اور آئندہ کے لئے طاقت کے حصول کیلئے خرچ کرو۔ جن کو گزشتہ سالوں میں قربانی کی توفیق ملی ہے وہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کریں۔ اور ہر ایک دعا کرنے والا اللہ تعالیٰ سے ہر قربانی کرنے والے کیلئے دعا کرے کہ اس نے شوکت دین اور مضبوطی سلسلہ کیلئے جو قربانی کی ہے اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اس پر اپنے فضل اور رحمتیں نازل کرے۔ اور اس کیلئے اپنی محبت اور برکات کا نزول فرمائے۔ اُسی محبت اور اخلاص کے مطابق جس کے ساتھ اس نے خدا کی راہ میں قربانی کی تھی۔ آمین'' (الفضل ۱۵ نومبر ۱۹۳۸ء صفحہ ۴)

روزنامہ الفضل قادیان مجریہ قادیان ۲۹ نومبر ۱۹۳۸ء میں شائع شدہ اعلان کے مطابق مخلصین جماعت کا شروع سے یہ تعامل رہا ہے کہ وہ ہر سال ماہِ رمضان کے وسط تک اپنے وعدہ جات چندہ تحریک جدید کی صوفیصد ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کے افضال و انوار کو جذب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس اب جبکہ ہم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ایک بار پھر بے شمار آسمانی رحمتوں اور برکتوں کے حامل اس ماہ رمضان میں قدم رکھنے والے ہیں۔ جملہ مجاہدین تحریک جدید سے درخواست ہے ک وہ اپنی شاندار جماعتی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے ابھی سے اپنی کمر ہمت کس لیں اور ۱۵ رمضان المبارک یعنی مورخہ ۲۷ اگست تک اپنے واجبات کی مکمل ادائیگی کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مقبول دعاؤں سے وافر حصہ پانے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جملہ امراء صدران جماعت اور سرکل انچارج صاحبان سے بھی گذارش کی جاتی ہے کہ براہ مہربانی اپنی اپنی جماعتوں کے صدفی صد ادائیگی کنندگان کی فہرستیں ۲۷ اگست سے پہلے پہلے بذریعہ ڈاک اور یکم ستمبر تک بذریعہ فیکس وکالت مال تحریک جدید قادیان کو ارسال فرمائیں۔ تا تمام جماعتوں کی یکجائی فہرست ۲۹ رمضان کو اجتماعی دعا کیلئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی جاسکے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA

DIST. BHADRAK, PIN-756111

STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

اعتکاف کے فضائل و مسائل

(مکرم مولوی عبدالمومن صاحب راشد، استاذ جامعہ احمدیہ قادیان)

اعتکاف کے معنی لغت کے اعتبار سے کسی جگہ ٹھہرنے، پابند ہونے کے ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں عبادت کی نیت سے روزہ رکھ کر مسجد میں ٹھہرنے کا نام اعتکاف ہے۔

اعتکاف کا ذکر دیگر مذاہب میں ملتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں ہے وَعَهِدْنَآ اِلٰٓی اِبْرٰهِيمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ۔ (بقرہ ۱۲۶)

یعنی ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کو تاکیدی حکم دیا تھا کہ میرے گھر (خانہ کعبہ) کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کیلئے پاک اور صاف رکھو۔

اسی طرح حضرت مریم علیہا السلام کے متعلق آتا ہے۔ وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ مَرْيَمَ اِذِانْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا۔ (سورہ مریم ۱۷:۱۸)

یعنی اور اس کتاب میں مریم کا ذکر کر جب وہ اپنے گھر والوں سے جدا ہو کر جانب مشرق ایک جگہ چلی گئی۔ پس اُس نے اپنے اور ان کے درمیان ایک حجاب حائل کر دیا (ترجمۃ القرآن حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

مذکورہ بالا آیات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اسلام سے قبل نیک طبع اور پاک طینت انسان دنیوی اشغال و مصروفیات سے فارغ ہو کر ذکر الٰہی اور عبادت کیلئے غاروں پہاڑوں اور عبادت خانوں میں چلے جاتے تھے تاکہ علیحدگی میں زیادہ توجہ اور یکسوئی سے خدائے واحد کی محبت و قربت حاصل کر سکیں۔ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے دعویٰ سے قبل غار حرا میں جا کر کئی کئی دن تک یاد خدا میں وقت گزارتے تھے اسلام سے قبل اعتکاف کیلئے کوئی وقت اور دن معین نہیں تھا۔ انسان جب چاہتا اور جس دن نفس میں تحریک ہوئی اعتکاف بیٹھ جاتا۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں نے ایام جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ میں ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا اپنی نذر کو پورا کرو۔ (مشکوٰۃ نمبر: ۴۵۴)

اعتکاف کی اھمیت و برکات

من اعتكف يومًا ابتغآء وَجْهِ اللهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّار ثَلاثَ خَنَادِقَ اَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضاء کی خاطر ایک دن اعتکاف بیٹھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے اور جہنم کے درمیان تین ایسی خندقیں بنا دے گا جن کے درمیان مشرق و مغرب کے مابین فاصلہ سے بھی زیادہ فاصلہ ہوگا۔

(درمنثور صفحہ ۲۰۲)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِى الْمُعْتَكِفِ هُوَ يَعْتَكِفُ عَنِ الذُّنُوْبِ وَيَجْرِىْ لَهٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا۔

(ابن ماجہ کتاب الاعتکاف صفحہ ۱۲۷)

یعنی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کرنے والے کے متعلق فرمایا کہ معتکف اعتکاف کی وجہ سے جملہ گناہوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اُسے اُن نیکیوں کا جو اس نے اعتکاف سے پہلے بجالائی تھیں اسی طرح اجر ملتا رہتا ہے جیسا کہ وہ اب بھی انہیں بجا لا رہا ہے۔

اعتکاف کھاں بیٹھنا چاھئے

حدیث میں ہے لَا اِعْتِكَافَ اِلَّا فِى مَسْجِدٍ جَامِعٍ۔ (ابوداؤد صفحہ ۳۳۵)

یعنی اعتکاف ایسی مسجد میں ہوسکتا ہے جس میں باجماعت نماز ہوتی ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اعتکاف

كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اِعْتَكَفَ اَزْوَاجُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ۔

(بخاری ۲۷۱ و مسلم کتاب الاعتکاف صفحہ ۴۹۷)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلعم اپنی وفات تک رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کی ازواج مطہرات بھی اسی سنت کی پیروی کرتی رہیں۔

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں:۔

یعنی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف بیٹھے ۲۰ رمضان کی صبح کو ہم اعتکاف سے باہر نکل آئے اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا کہ میں نے خواب میں لیلۃ القدر دیکھی لیکن مجھے وہ دن یاد نہیں رہا۔ البتہ اسقدر یاد رہا ہے کہ میں اُس رات پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔ سو تم آخری عشرہ کی تاک راتوں میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو۔

(بخاری کتاب الاعتکاف صفحہ ۲۷۲)

مسنون اعتکاف کتنے دن کا ھے

كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِى كُلِّ رَمَضَانَ عَشْرَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِىْ قُبِضَ فِيْهِ اِعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ۔

(بخاری کتاب الاعتکاف صفحہ ۲۷۴)

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ماہ رمضان میں دس دن اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔ البتہ جس سال آپؐ کی وفات ہوئی اس سال آپ بیس دن اعتکاف بیٹھے۔

اعتکاف کب اور کس دن سے شروع کرنا چاھئے

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِىْ كُلِّ رَمَضَان فَاِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ حَلَّ مَكَانَهُ الَّذِىْ اِعْتَكَفَ فِيْهِ۔ (بخاری ۲۷۳)

ایک روایت میں ہے اِذَا اَرَادَ اَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَكِفَهٗ (مسلم صفحہ: ۴۹۷)

یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو نماز فجر ادا کرنے کے بعد اپنے معتکف میں جو اس غرض کیلئے تیار کیا جاتا چلے جایا کرتے تھے۔

اعتکاف کیلئے موزوں جگه

اعتکاف کیلئے موزوں اور مناسب جگہ مسجد ہے جیسا کہ قرآن شریف میں ہے وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِى الْمَسٰجِدِ (بقرہ: ۱۸۸) اور جب تم مساجد میں معتکف ہو۔

معتکف کیلئے دیگر ضروری امور

معتکف کو اعتکاف میں دن رات استغفار ذکر الٰہی، تلاوت قرآن مجید اور دعا میں مشغول رہنا چاہئے اور ہر قسم کی لغو اور فضول باتوں سے بچنا چاہئے۔ صرف ضروری بات کرے۔ قضائے حاجت یا ادائیگی جمعہ کے لئے مسجد سے نکلنا چاہئے۔ چلتے چلتے مریض کی عیادت کر سکتا ہے۔ اعتکاف مقاربت سے ٹوٹ جاتا ہے اور بغیر کسی حقیقی عذر کے مسجد سے باہر نکل جانے سے بھی اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے۔ ضروری دینی امور مسجد میں معتکف انجام دے سکتا ہے۔

مسجد کے ایک طرف پردہ کر کے عورتیں بھی اعتکاف بیٹھ سکتی ہیں۔ جب عید کا چاند نظر آجائے تب اعتکاف سے نکلنا چاہئے۔ ماہ رمضان میں اعتکاف کرنے والے کے لئے روزہ رکھنا ضروری ہے۔

☆☆☆

تاریخ احمدیت ہندوستان کی تدوین
اور
احباب جماعت سے ضروری گزارش

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے قادیان میں ''شعبہ برائے تدوین تاریخ احمدیت بھارت'' قائم کیا گیا ہے جس کا مقصد تقسیم ملک کے بعد ہندوستان میں جماعت احمدیہ کی تاریخ کو محفوظ اور مرتب کرنا ہے۔ اس سلسلہ میں احباب جماعت بالخصوص امرائے کرام، صدر صاحبان، مبلغین و معلمین کی خدمت میں درج ذیل امور میں تعاون کی درخواست ہے۔ آپ کی جماعت کا قیام کب ہوا۔ مسجد مشن ہاؤس، سکول کب بنے۔ تدریجی ترقی کا مختصر و جامع ذکر مبلغین کی آمد جلسہ یا کانفرنس کا انعقاد کوئی تاریخی تصویر اور قابل ذکر ایمان افروز بات ہو تو ضرور لکھیں۔ مخالفین اور ان کا انجام وغیرہ اخبارات و رسائل کا اجراء دیگر اخباروں میں جماعت کے حق میں یا خلاف درج ہونے والی قابل ذکر خبریں کسی غیر معمولی شخصیت کے تاثرات وغیرہ ہوں تو ارسال کریں۔ اگر آپ کے پاس جماعت احمدیہ کے تعلق سے تاریخی حیثیت کی کوئی تصویر ہو تو وہ بھی ضرور بھجوائیں بعد استفادہ واپس کر دی جائے گی۔

نوٹ :: یہ سب مواد صدر جماعت اور صوبائی صدر کی تصدیق اور ان کے توسط سے بھجوایا جائے۔

بھارت کے کسی بھی اخبار یا رسالہ میں جماعت کے حق میں یا اس کے خلاف جو مضامین یا خبریں شائع ہوئی ہیں یا ہو رہی ہیں ان کی اصل یا فوٹو کاپی شعبہ ھٰذا کو ضرور بھجوائیں۔

جن احباب کے پاس پرانے اخبار بدر اور رسالہ درویش کی سالانہ فائلیں ہوں یا کسی اور اخبار میں جماعت کے متعلق تاریخی بات یا تصویر ہو تو وہ شعبہ ھٰذا کو ھدیۃً یا قیمتاً دینا چاہیں تو مطلع فرمائیں۔

اگر احباب جماعت میں سے کسی نے اپنے صوبہ یا اپنی جماعت کی تاریخ یا اپنے کسی بزرگ کی سوانح عمری مرتب کی ہے تو اس کی فوٹو کاپی یا کسی اور بزرگ کی تاریخ احمدیت میں درج ہونے والے قابل ذکر امور ہوں تو ارسال فرمائیں۔

امید ہے احباب جماعت تاریخ احمدیت ہندوستان مرتب کرنے میں شعبہ ہٰذا کے ساتھ تعاون فرمائیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

محمد حمید کوثر

(صدر کمیٹی شعبہ تدوین تاریخ احمدیت بھارت)

اخبار بدر کے مضامین اور کالموں کے متعلق اپنی آراء اور مفید مشورہ جات ضرور ارسال کریں

نیز قارئین کرام badrqadian@rediffmail.com پر بھی feedback ارسال کر سکتے ہیں

کیا لیلۃ القدر کوئی معین رات ہے

از، مبارک احمد شاد۔ معلم سلسلہ جوالامکھی ہماچل پردیش

کیا لیلۃ القدر کوئی ایک معین رات ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے ہ نہیں وہ کوئی معین رات نہیں بلکہ رمضان المبارک کے اخری عشرہ کی راتوں میں چکر لگاتی رہتی ہے۔ اس رات کی نسبت مختلف احادیث سے جو معلومات حاصل ہوتی ہے وہ ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

ابوداؤد طیالسی کی روایت ہے: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ قَالَ فِیْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اِنَّهَا لَيْلَةٌ سَابعَةٌ اَوْتَاسِعَةٌ وَعِشْرِيْنَ۔

یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ القدر کے متعلق فرمایا: وہ ستائیسویں یا انتیسویں رات کو ہوتی ہے۔

مسند احمد بن حنبل میں عبادۃ ابن الصامت سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِی الْعَشَرِ الْبَوَا قِیِ مَنْ قَالَهُنَّ ابْتِغَاءَ حِسْبَتِهُنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ لَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَأَخُّرَ وَهِیْ لَيْلَةُ وِتِرتِسْعِ اَوْسَبْعٍ اَوْخَامِسَةٍ اَوْثَالِثَةٍ اَوْاٰخِرُ لَيْلَةٍ۔

یعنی لیلۃ القدر رمضان کی آخری دس راتوں میں ہوتی ہے۔ اُنتیسویں یا ستائیسویں یا پچیسویں یا تیئیسویں یا رمضان کی آخری رات۔

امام احمد بن حنبل نے ابوزرؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے لیلۃ القدر کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اَفِیْ رَمَضَانَ هِیَ اَوْفِی غَيْرِهٖ۔

یارسول اللہ! لیلۃ القدر رمضان میں ہے یا اس کے سوا کسی اور مہینہ میں؟ اس پر آپؐ نے فرمایا ہے هِیَ فِیْ رَمَضَانَ وہ رمضان میں ہے پھر میں نے پوچھا کہ کیا صرف انبیاء کے زمانہ میں ہوتی ہے، جب وہ فوت ہو جائیں تو پھر نہیں ہوتی یا قیامت کے دن تک قائم رہے گی۔

قَالَ بَلْ هِیَ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ

فرمایا: نہیں وہ قیامت تک رہے گی۔ میں نے پوچھا رمضان کے کس حصہ میں ہوتی ہے اس پر فرمایا:

اِلْتَمِسُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَّلِ وَالْعَشْرِ الْاَ وَاخِرِ لَا تَسْأَ لِنِیْ عَنْ شَیْ ءٍ بَعْدَهَا۔

یعنی یا تو پہلے دہا کہ میں اس کی تلاش کیا کرو یا آخری دہا کہ میں، اس کے بعد مجھ سے اس بارہ کوئی سوال نہ کرنا۔ اس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر باتیں کرتے رہے۔ میں نے موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے عرض کیا یارسول اللہ! میرا آپ پر جو حق ہے اُس کی قسم دیتے ہوئے کہتا ہوں کہ رمضان کے کون سے دہا کہ میں لیلۃ القدر ہوتی ہے اس پر آپ ناراض ہوئے اور فرمایا:

اِلْتَمِسُوْهَا فِی سَبْعِ الْاَ وَاخِرِ لَا تَسْأَلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ بَعْدَهَا۔

یعنی آخری سات راتوں میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو اور دیکھنا اس کے بعد اس بارہ میں مجھ سے کوئی سوال نہ کرنا۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان کی آخری سات راتوں میں سے کسی رات میں وہ ہوتی ہے۔

ابوداؤد نے اپنی سنن میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارہ میں سوال کیا گیا اور میں بھی سن رہا تھا، اس سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ لیلۃ القدر ہر رمضان میں آتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن سعود اور آپ کے شاگردوں کا خیال تھا کہ لیلۃ القدر سارے سال میں آسکتی ہے۔ رمضان سے اس کی خصوصیت نہیں۔

(ابن کثیر جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۲)

ابی زرین کا قول ہے کہ لیلۃ القدر ہر رمضان کے مہینہ کی پہلی رات میں ہوتی ہے۔

(ابن کثیر جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۲)

بعض نے کہا ہے کہ سترہ تاریخ کو لیلۃ القدر ہوتی ہے اور ابوداؤد نے ابن مسعود سے بھی ایک موقوف روایت اس بارہ میں نقل کی ہے اور کچھ صحابہ و تابعین اور امام شافعی سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

(ابن کثیر جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۲)

حسن بصری کا قول ہے کہ قرآن کریم لیلۃ القدر میں نازل ہوا تھا اور قرآن کریم میں لکھا ہے کہ بدر کا دن اور قرآن کریم کے نزول کا دن ایک ہی ہے اور بدر کا دن سترہ رمضان جمعہ کے دن تھا اس لئے لیلۃ القدر بھی سترہ رمضان کو ہونی چاہئے۔

(ابن کثیر جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۲)

بعض نے کہا ہے کہ انیس رمضان کو لیلۃ القدر ہوتی ہے اور یہ قول حضرت علی اور ابن مسعود سے روایت کیا ہے۔ (ابن کثیر جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۳)

بخاری اور مسلم نے ابوسعید خدریؓ سے روایت نقل کی ہے ترجمہ: یعنی رسول کریمؐ نے بھی اور ہم نے بھی رمضان کی پہلی دس تاریخوں میں اعتکاف کیا، اس کے خاتمہ پر حضرت جبریل آئے اور رسول کریمؐ کو خبر دی کہ جس چیز (لیلۃ القدر) کی آپؐ کو تلاش ہے وہ آگے ہے۔ اس پر آپؐ نے اور ہم سب نے درمیانی دس دنوں کا اعتکاف کیا۔ اس کے خاتمہ پر پھر حضرت جبریل نے ظاہر ہو کر آنحضرتؐ سے کہا کہ جس چیز کی آپ کو تلاش ہے وہ آگے ہے۔ اس پر رسول کریمؐ نے بیسویں رمضان کی صبح کو تقریر فرمائی اور فرمایا کہ مجھے لیلۃ القدر کی خبر دی گئی تھی کی صبح کو تقریر فرمائی۔ اور فرمایا کہ مجھے لیلۃ القدر کی خبر دی گئی تھی مگر میں اسے بھول گیا ہوں۔ اس لئے اب تم نے آخری دس راتوں میں سے برتر راتوں میں اس کی تلاش کرو۔ میں نے دیکھا کہ لیلۃ القدر آئی ہے اور میں مٹی اور پانی میں سجدہ کررہا ہوں۔ اس وقت مسجد نبوی کی چھت کھجور کی شاخوں سے بنائی ہوتی تھی اور جس دن آپ نے یہ تقریر فرمائی۔ بادل کا نشان تک نہ تھا۔ پھر اچانک بادل کا ایک ٹکڑا آسمان پر ظاہر ہوا اور بارش شروع ہوگئی پھر جب نبی کریمؐ نے ہمیں نماز پڑھائی تو میں نے دیکھا کہ آپ کی پیشانی پر مٹی اور پانی کے نشانات ہیں۔ ایسا خواب کی تصدیق کے لئے ہوا اور ابوسعید کی ایک روایت میں یہ واقعہ اکیس رمضان کو ہوا تھا۔

امام شافعی کہتے ہیں اس بارہ میں یہ سب سے پختہ روایت ہے۔

عبداللہ بن انسؓ سے مسلم نے روایت کی ہے کہ تییس رمضان لیلۃ القدر ہے اور ابوداؤد طیالسی نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا لیلۃ القدر چوبیسویں رات کو ہوتی ہے۔ مسند احمد بن حنبل نے بھی حضرت بلال سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ لیلۃ القدر چوبیسویں رات کو ہوتی ہے۔ امام بخاری نے بلال کی یہ روایت نقل کی ہے کہ آخری سات راتوں میں سے پہلی رات لیلۃ القدر ہوتی ہے یعنی یا تیئیسویں یا چوبیسویں۔

بخاری نے عبداللہ بن عباس سے روایت نقل کی ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ لیلۃ القدر کو رمضان کی آخری دس تاریخوں میں تلاش کرو جب نو باقی ہوں یا سات باقی ہوں یا پانچ باقی ہوں گویا اکیسویں، تیئیسویں اور پچیسویں رمضان میں لیلۃ القدر ظاہر ہوتی ہے۔

مسلم نے ابی ابن کعب سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لیلۃ القدر ستائیسویں رمضان کو ہوتی ہے۔ عبد اللہ ابن عباسؓ اور معاویہؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے کہ لیلۃ القدر ستائیسویں رمضان کو ہوتی ہے۔ عبد اللہ بن عباسؓ کی روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے صحابہ کو جمع کیا تو سب نے اتفاق کیا کہ وہ رمضان کی آخری دس راتوں میں سے کسی میں ہوتی ہے۔

عبادۃ ابن الصامت کی روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ آخری دس راتوں میں سے طاق راتوں میں سے کسی رات لیلۃ القدر ہوتی ہے یا رمضان کی آخری رات میں ہوتی ہے۔

بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ: یعنی حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ رمضان کی آخری دس راتوں میں سے وتر راتوں میں لیلۃ القدر کی تلاش کرو۔

بخاری نے عبادۃ ابن الصامت سے روایت کی ہے: یعنی رسول کریمؐ ہمیں لیلۃ القدر کی خبر دینے باہر نکلے۔ باہر دو آدمی لڑ رہے تھے آپؐ نے تقریر کی اور فرمایا: میں تو لیلۃ القدر کی خبر دینے نکلا تھا مگر فلاں فلاں کی لڑائی کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے حافظہ سے اس کا علم اُٹھا لیا اور شاید اسی میں بہتری ہو۔ اب تم اُسے انتیسویں یا ستائیسویں یا پچیسویں رات میں تلاش کرو۔

لیلۃ القدر کے متعلق رعایات کا خلاصہ:

ان روایات میں جن میں سے اکثر صحاح کی ہیں، بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔ رمضان کی پہلی تاریخ سترھویں، انیسویں، اکیسویں، تیئیسویں، چوبیسویں، پچیسویں۔ ستائیسویں۔ انتیسویں اور تیسویں ساری ہی تاریخوں کو لیلۃ القدر قرار دیا گیا ہے اور عبد اللہ بن مسعودؓ کے ایک قول کے مطابق تو سارے سال کوئی سی رات بھی لیلۃ القدر ہوسکتی ہے۔ لیکن حدیثوں پر مجموعی نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے صحیح قول یہی ہے کہ رمضان کی آخری دس راتوں میں سے کوئی رات اور خصوصاً طاق راتوں میں سے کوئی رات لیلۃ القدر ہوتی ہے۔

لیلۃ القدر اور نزول قرآن:

ان روایتوں کو ملا کر دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم کے اُترنے کی خواہ کوئی رات ہو، لیلۃ القدر اس رات کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ وہ بدلتی رہتی ہے اور رمضان کی آخری راتوں میں سے کسی رات کو اس کا ظہور ہوسکتا ہے کیونکہ اگر قرآن کریم کے اُترنے کی رات ہی لازماً لیلۃ القدر قرار دی جاتی تو اول رسول کریمؐ یہ نہ فرماتے کہ مجھے لیلۃ القدر کا علم دیا گیا تھا مگر فلا

2 Bed Rooms Flat

Independant House,All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

ں فلاں کی لڑائی کی وجہ سے بھول گیا ہے۔ آخر قرآن کریم آپؐ پر اُترا تھا۔ آپؐ کو وہ رات یاد ہوگی اور اگر یاد نہ بھی ہوگی تو آپ کو اس آیت سے یہ علم تو ہو گیا تھا کہ لیلۃ القدر صرف قرآن کریم کے نازل ہونے کی رات ہے اور یہ راتیں کئی نہیں ہوسکتیں۔ ایک ہی رات ایسی ہوسکتی ہے۔ اس صورت میں آپ یہ کیوں فرمایا کرتے کہ فلاں راتوں میں اس کی تلاش کرو۔

دوسرے یہ کہ ایک دفعہ آپ کو لیلۃ القدر بتائی گئی اور وہ اکیسویں رات کو ظاہر ہوئی باوجود اس کے آپ لوگوں سے یہی کہتے رہے کہ آخری عشرہ میں اس کی تلاش کرو حالانکہ اگر وہ ایک معین رات ہوتی تو اس کے بعد اُسے ہمیشہ رمضان کی اکیسویں رات بتاتے رہتے۔ پس معلوم ہوا۔ آپؐ قرآن کریم کے نزول کی رات کو لازماً ہمیشہ کیلئے لیلۃ القدر نہیں قرار دیتے تھے۔

آپ اس کے سوا دوسری راتوں میں سے بھی کسی کو ہمیشہ کیلئے معین لیلۃ القدر نہیں قرار دیتے تھے بلکہ آپؐ کے نزدیک تو یہ رات قرآن کریم کے نزول کی یاد میں مقرر کی گئی تھی اور گو اس یادگار کو رمضان کے آخری عشرہ سے مخصوص کر دیا گیا تھا مگر نزول کی رات سے مخصوص نہیں کیا گیا تھا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کیوں کیا گیا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ گو یہ رات نزول قرآن کی یاد میں ہے مگر قرآنی طریق کے مطابق اس سے مزید فائدہ بھی اُٹھالیا گیا ہے۔ کسی واقعہ کی یاد کیلئے کسی آس پاس کے دن کو مقرر کر دیا جائے تو وہ دن وہی فائدہ دیتا ہے جو فائدہ نزول کے دن اس یادگار کو منانا۔ لیکن اگر ایک ہی رات ہمیشہ کے لئے مخصوص کر دی جائے تو عبادت کی وہ کثرت نہیں ہوسکتی جو غیر مخصوص صورت میں ہوسکتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی یاد کو آخری عشرہ میں کسی رات میں مقرر کر کے یہ فائدہ مسلمانوں کیلئے پیدا کر دیا کہ بجائے ایک دن کے وہ دس دن جوش و خروش سے عبادت کریں مگر وہ ایک دن کو لیلۃ القدر مقرر کر دیتا تو کمزور آدمی صرف ایک رات عبادت کر کے خوش ہو جاتا لیکن اس صورت میں کم سے کم دس راتیں تو وہ عبادت میں لگا رہے گا کیونکہ اُسے خیال ہوگا کہ شائد یہ رات لیلۃ القدر ہو، شاید وہ ہو۔ اس طرح ایک رات کی جگہ دس راتیں متواتر قرآن کریم کے نزول کی نسبت اور اس کی برکات کی نسبت سے غور کرنے کا موقعہ ملتا رہے گا اور ان راتوں میں سے ہر رات کو لیلۃ القدر کا خیال آتا رہے گا اور لیلۃ القدر کا خیال آتے ہی قرآن کریم کے نزول اور اس کی برکات کی طرف اُس کا ذہن چلا جائے گا اور یہ ایک بہت بڑی برکت اور روحانی فائدہ والی بات ہے۔

رمضان کا آخری عشرہ اور لیلۃ القدر:

آخری عشرہ میں لیلۃ القدر کو مقرر کرنے میں یہ حکمت ہے کہ خدمت کے ایام کا آخری وقت ہی انعام کا وقت ہوتا ہے اس وقت تک میں نے یہ بتایا ہے کہ حدیث میں مذکورہ لیلۃ القدر بھی ایک جہت سے اُسی لیلۃ القدر سے تعلق رکھتی ہے جس میں قرآن کریم نازل ہوا تھا اور یہ کہ ان معنوں کے رو سے اصل لیلۃ القدر وہی رات ہے جس میں قرآن کریم نازل ہوا تھا اور صرف اس کی یاد تازہ رکھنے کیلئے اور اس عہد کو تازہ کرنے کیلئے جو نزول قرآن کریم کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے اس امت سے باندھا تھا اُس نے لیلۃ القدر مقرر کی ہے اور اس فائدہ کو مدنظر رکھ کر کہ اُمت کے کمزور لوگ بھی کم سے کم دس راتیں تو خوب عبادت کرلیں، اُس نے رمضان کی آخری دس راتوں میں اُسے چھپا دیا ہے اور معین رات مقرر نہیں کی تا کہ اس کا قیام صرف ایک رسم ہو کر نہ رہ جائے جسے اسلام بہت ناپسند کرتا ہے۔ اب جو چاہے رمضان کی آخری راتوں میں اسے تلاش کرسکتا ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو دس راتوں میں تلاش کرے گا، اُسے دین کے ساتھ پہلے سے زیادہ لگاؤ ہو جائے گا اور اُس کے دل میں دین کی محبت پیدا ہو جائے گی اور اُسے یہ اُمید کی جاسکے گی کہ پہلی غلطیوں کو چھوڑ کر پورے طور پر خدا تعالیٰ کی طرف جھک جائے اور کسی وقت اس کی ہر رات ہی لیلۃ القدر ہو جائے گی۔

انفرادی لیلۃ القدر:

عبد اللہ بن مسعودؓ اور دوسرے بزرگان دین سے جو یہ روایت ثابت ہے کہ لیلۃ القدر سال میں سے کسی رات کو ظاہر ہوسکتی ہے، اس کے یہی معنے ہیں کہ انفرادی لیلۃ القدر سال میں کسی وقت آسکتی ہے ورنہ اُن کا یہ منشاء نہیں کہ رمضان میں یہ لیلۃ القدر نہیں ہوتی کیونکہ خود اُن کی دوسری روایات میں رمضان کے آخری عشرہ میں لیلۃ القدر کے ظاہر ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ چنانچہ وہ روایات اوپر نقل کی جا چکی ہیں۔ ہم یہ تو خیال بھی نہیں کر سکتے کہ عبد اللہ بن مسعود نے رسول کریمؐ کے قول کو رد کر دیا۔ صحابہ سے اس بات کی ہرگز اُمید نہیں کی جاسکتی۔ پس اُن کے اس قول کے کہ سال کے کسی حصے میں لیلۃ القدر آسکتی ہے، یہی معنے ہوسکتے ہیں کہ انفرادی لیلۃ القدر سال کسی کسی رات کو آسکتی ہے، نہ یہ کہ جماعتی لیلۃ القدر جسے وہ خود بھی رسول کریمؐ کی روایت سے رمضان کی آخری راتوں میں قرار دے چکے ہیں۔ اصل بات یہ ہے ہر مومن پر روحانیت کی بلوغت کا زمانہ آتا ہے آخری ہر شخص پیدائش کے وقت سے تو روحانیت میں کامل نہیں ہوتا۔ اکثر لوگوں پر جسمانی بلوغت کے بعد ہی کسی وقت روحانی بلوغت کا زمانہ آتا ہے۔ بعض کو جوانی میں بعض کو ادھیڑ عمر میں اور بعض کو بڑھاپے کے آخر میں۔ جس رات بھی کسی مومن کی نسبت اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہو جاتا ہے کہ اب سے یہ ہمارا قطعی جنتی بندہ ہے وہی اس کی لیلۃ القدر ہے اور اُس کیلئے رمضان کی کوئی شرط نہیں۔ سارے سال میں کسی وقت کسی کی لیلۃ القدر آسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ رحمٰن، رحیم ہے اور اُس کی یہ دونوں صفات ہر وقت ظاہر ہوتی رہتی ہیں۔ پس ضروری تھا کہ کہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں کے معین اوقات کے علاوہ کوئی اور سلسلہ بھی اُس کے فضلوں کا ہوتا جو ہر وقت اور ہر لحظہ ظاہر ہوتا رہتا اور یہ انفرادی فضلوں کا ہی سلسلہ ہے۔ کسی مومن بندہ کی لیلۃ القدر کسی دن آجاتی ہے کسی کی کسی دن اور اس طرح روزانہ سارے سال میں اللہ تعالیٰ کے فضل اُس کے نیک بندوں پر نازل ہوتے رہتے ہیں۔ پھر سال میں ایک دفعہ قرآن کریم کے نزول کی یاد میں ساری امت پر ایک ہی رات رمضان کے آخری عشرہ میں اجتماعی طور پر اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہوتا ہے اور وہ لیلۃ القدر کبریٰ ہوتی ہے۔

لیلۃ القدر کے تعین کی حکمت:

اس جگہ یہ سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ بیشک آخری عشرہ رمضان میں لیلۃ القدر کا مقرر کرنا ایک احسن طریقہ مومنوں کو انعام دینے اور اُن کی عبادت کی روح کے قائم رکھنے کا تھا لیکن یہ پھر کیوں ہوا کہ کبھی رسول کریمؐ نے فرمایا کہ آخری عشرہ میں اس کی تلاش کرو۔ اور کبھی فرمایا کہ 21 کو ہوتی ہے کبھی 24 کو اور کبھی طاق راتوں کا ذکر کر دیا۔ آپ نے تعین کرنے کی کیوں کوشش کی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اصل قانون تو لیلۃ القدر کے بارہ میں یہی ہے کہ آخری عشرہ میں بدل بدل کر آتی ہے لیکن مومن کو اللہ تعالیٰ اس کا خاص علم دے دیتا ہے۔

چنانچہ ایک دفعہ رسول کریمؐ کو یہ علم دیا گیا کہ لیلۃ القدر کی رات بارش ہوگی اور آپؐ کی مسجد ٹپک پڑے گی۔ چنانچہ رمضان کی 21 کو ایسا ہو گیا۔ جن صحابہ کو اس کا علم ہوا اُنہوں نے یہ سمجھا کہ شاید لیلۃ القدر ہوتی ہی 21 کو ہے حالانکہ اس کا صرف یہ مطلب تھا کہ اس رمضان میں لیلۃ القدر 21 کو تھی اس طرح ایک دوسرے موقعہ پر آپؐ کو لیلۃ القدر بتائی گئی اور بھول گئی تو آپؐ نے آخری طاق راتوں میں سے کوئی اور خصوصاً 27 کو لیلۃ القدر قرار دیا۔

پس جہاں تک آخری عشرہ میں لیلۃ القدر ہونے کا سوال ہے یہ ایک قانون ہے اور جہاں تک اس عشرہ کی کسی خاص رات کے متعلق رسول کریمؐ یا صحابہ یا دوسرے ائمہ اُمت کا اشارہ ہے۔ وہ خاص خاص رمضانوں میں اُن کے آسمانی یا وجدانی علم کا نتیجہ ہے۔ یہ قانون نہیں بتایا گیا کہ ہمیشہ اسی رات کو لیلۃ القدر ہوا کرے گی۔

لیلۃ القدر کی علامت:

ایسے موقعہ پر طبقاً یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ کیا کوئی ایسی علامت ہے جس سے معلوم ہوسکے کہ فلاں رات اس رمضان میں لیلۃ القدر تھی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ بعض احادیث میں آتا ہے کہ کچھ بجلی چمکتی ہے ہوا ہوتی ہے اور ترشح ہوتا ہے۔ ایک نور آسمان کی طرف جاتا یا آتا نظر آتا ہے مگر اوّل الذکر علامات ضروری نہیں۔ گو ایسا اکثر تجربہ کیا گیا ہے کہ ایسا ہوتا ہے اور آخری علامت نور دیکھنے کی صلحا کے تجربہ میں آتی ہے۔ یہ ایک کشفی نظارہ ہے ظاہری علامت نہیں جسے ہر ایک شخص دیکھ سکے۔

اصل طریقہ یہی ہے کہ مومن اللہ تعالیٰ سے سارے رمضان میں دعائیں کرتا رہے اور اخلاص سے روزہ رکھے۔ پھر اللہ تعالیٰ کسی نہ کسی رنگ میں اس پر لیلۃ القدر کا اظہار کر دیتا ہے۔

(بحوالہ تفسیر کبیر جلد نہم صفحہ ۳۲۵ تا ۳۲۹)

☆☆☆

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/
9438332026/943738063

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

ایم ٹی اے سے استفادہ کے متعلق

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظور فرمودہ تجاویز

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال ۲۰۱۰ء کی مجلس شوریٰ منعقدہ ۲۰/۲۱ فروری ۲۰۱۰ء میں صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید اور وقف جدید کے بجٹ برائے سال ۱۱-۲۰۱۰ء کی منظوری مرحمت فرمائی اور ساتھ ہی استفادہ ایم ٹی اے کے تعلق سے سب کمیٹی کی سفارشات کی منظوری بھی عطا فرمائی ہے۔ ذیل میں استفادہ ایم ٹی اے سے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظور فرمودہ تجاویز درج کی جارہی ہیں۔ زونل امراء، مقامی اُمراء، صدر صاحبان، سیکرٹریان اصلاح وارشاد اور ذیلی تنظیمیں اس کے مطابق عمل کرکے براہ کرم اپنی رپورٹ پیش کریں۔ جزاکم اللہ۔

(۱) جماعتوں میں جہاں مبلغین یا معلمین موجود ہیں اور وہ بچوں کی کلاسز لیتے ہیں یا جماعتوں نے اپنے طور پر انتظام کیا ہوا ہے وہاں روزانہ ایک گھنٹہ *MTA* دکھانے کا بھی انتظام ہونا چاہئے۔ اسی طرح ہفتہ میں ایک روز تمام افرادِ جماعت ایک جگہ جمع ہوکر ایم ٹی اے کے پروگراموں سے استفادہ کریں۔ اور اس کا آغاز حضور انور کے LIVE خطبہ سے کیا جائے۔ اسی طرح جو کلاسز معلمین لگاتے ہیں ان کو چاہئے کہ وہ گزشتہ دن کے تمام پروگراموں کا خلاصہ بھی بچوں کے سامنے کلاسز میں بیان کریں۔

(۲) مبلغین و معلمین جو اپنی ماہانہ رپورٹیں دفتر اصلاح و ارشاد یا دفتر ارشاد وقف جدید میں بھجواتے ہیں اُس میں باقاعدہ تعداد نوٹ کریں کہ ان کی جماعت میں کتنے افراد نے ایم ٹی اے سے استفادہ کیا۔ اور کون کون سے پروگرام دیکھے۔ ان رپورٹوں کے سلسلہ میں یہ بھی تجویز پیش ہوئی کہ ان کی Cross Cheking بھی ہونی چاہئے اور کچھ مبلغین صرف اسی غرض سے دورہ کریں اور یہ چیک کریں کہ جو رپورٹیں بھجوائی گئی ہیں وہ کس حد تک درست بھیجی گئی ہیں۔

(۳) تمام ذیلی تنظیمیں ایک منظّم پروگرام کے تحت تمام مجالس میں حضور انور کے خطبات جمعہ کے خلاصے لکھے جانے کے بارہ میں لائحہ عمل طے کریں۔ خلاصہ چاہے چند لائنوں کا ہی ہو لیکن ہر فردِ جماعت یہ خلاصہ تحریر کرے اور ذیلی تنظیموں کے ذمہ دار افراد چیک کرکے مرکز رپورٹ بھجوائیں کہ اُن کی مجلس میں کتنے خدام، ممبرات لجنہ یا انصار نے خلاصے نکالے ہیں

(۴) تمام مبلغین و معلمین کے لئے لازمی کیا جائے کہ وہ ایم ٹی اے کے تمام اہم پروگرام دیکھیں۔ اور ان سے نوٹس لیں۔ اور کوئی ایک دن مقرر کرکے افراد جماعت کو ان نوٹس سے معلومات پہنچائی جائیں کہ اس ہفتہ ایم ٹی اے میں یہ پروگرام نشر ہوئے اور ان میں یہ معلومات تھیں۔ اس کے لئے یہ بھی مناسب ہے کہ انصار یا خدام میں سے قابل ممبرز کی ڈیوٹی لگائی جائے کہ وہ باری باری ایم ٹی اے سے استفادہ کرکے احباب کو ان پروگراموں کے متعلق بتائیں۔

(۵) تمام ذیلی تنظیمیں اپنے ماہانہ رپورٹ فارم میں ایم ٹی اے سے استفادہ کا باقاعدہ کالم مقرر کرکے اُس میں معین تعداد منگوائیں کہ کتنے احباب ایم ٹی اے سے استفادہ کررہے ہیں۔

(۶) جن مشن ہاؤسز یا مساجد میں یا گھروں میں جماعتی خرچ پر ڈش انٹینا لگائے گئے ہیں وہاں یہ جائزہ لیا جائے کہ ان مقامات میں ایم ٹی اے سے صحیح استفادہ ہورہا ہے یا نہیں اگر فائدہ نہیں اُٹھایا جارہا ہے تو مناسب رنگ میں تنبیہہ کی جائے اور پھر بھی اگر اصلاح نہ ہو تو اُن مقامات سے ڈش انٹینا اُتار کر دیگر ضرورت کے مقامات پر لگا دیا جائے۔

(۷) جماعتیں یہ کوشش کریں کہ گھروں میں ڈش ہونے کے باوجود مسجد میں اکٹھے ہوکر خطبہ جمعہ سنیں۔

(۸) ہر جماعت کے امیر /صدر/ مبلغ /معلم کو چاہئے کہ اُن کے پاس اپنی جماعت کے مکمل کوائف موجود ہوں کہ کن گھروں میں ایم ٹی اے کے دیکھنے کا انتظام ہے اور کن گھروں میں نہیں ہے۔ پھر جن گھروں میں ایم ٹی اے دیکھنے کا انتظام نہیں ہے اُن کی وجوہات معلوم کرنی چاہئیں اور اگر کوئی ایسا امر ہے جو دُور کیا جاسکتا ہو تو مرکز کو لکھ کر یا خود کوشش کرکے تمام گھروں میں انتظام کرنا چاہئے۔ اسی طرح جن جماعتوں میں کیبل کے ذریعہ احمدی گھروں میں ایم ٹی اے دیکھا جارہا ہے وہاں چاہئے کہ ایم ٹی اے کا کنٹرول مبلغ اپنے پاس رکھے۔

(۹) مبلغین /معلمین کرام سال بھر جن اہم پروگراموں کے خلاصے تیار کریں اُن کو سالانہ تربیتی کلاسز میں بھی استعمال میں لائیں اور نوجوانوں کو اور طلباء کو وہ معلومات پہنچائیں جو سال بھر میں انہوں نے ایم ٹی اے سے استفادہ کرکے جمع کی ہیں۔

(۱۰) زونل امراء کرام و سرکل انچارج صاحبان کو چاہئے کہ انٹرنیٹ کے ذریعہ ایک ماہ قبل آنے والے پروگراموں کا Schedule ایم ٹی اے کی ویب سائیٹ www.mta.tv سے پرنٹ کر کے تمام جماعتوں میں بھجوانے کا انتظام کریں تاکہ ہر شخص اس لسٹ کو دیکھ کر اپنے من پسند پروگراموں کا وقت نوٹ کرسکے اور استفادہ کرے۔

(۱۱) اکثر جماعتوں سے یہ اطلاع ملتی ہے کہ وہاں عرصہ سے ڈش خراب پڑی ہے اور معمولی خرابیوں کی بنا پر وہ عرصہ سے ایم ٹی اے دیکھنے سے محروم ہیں۔ اس کے لئے مناسب ہے کہ جامعہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین سے نکلنے والے طلباء کو آخری سال پندرہ دن کی ٹریننگ دی جائے کہ وہ ایم ٹی اے کی ڈش سیٹ اپ کرنے کا تمام کام سیکھ لیں اور receiver کی tunning وغیرہ سے لیکر معمولی خرابیوں تک کو ٹھیک کرسکیں اسی طرح بجلی کی بھی basic traning دے دی جائے۔

(۱۲) اسی طرح یہ بھی مناسب ہے کہ فیلڈ میں موجود مبلغین و معلمین کو اپنے اپنے زونل سینٹروں میں بلوا کر چھوٹے چھوٹے ٹریننگ کیمپوں کا انعقاد کیا جائے اور مرکز سے آدمی بلوا کر یا مقامی ٹرینڈ آدمی کو لے کر ٹریننگ دی جائے۔

(۱۳) جماعتوں میں اصلاحی کمیٹیاں قائم ہیں اور جہاں اصلاحی کمیٹی قائم نہیں اور جماعت 50 افراد سے بڑی ہے وہاں اصلاحی کمیٹی قائم ہو اور یہ اصلاحی کمیٹیاں ایم ٹی اے سے استفادہ کی طرف توجہ دلائیں اور باقاعدہ اسے اپنے ایجنڈا میں شامل کرکے اس سلسلہ میں مرکز میں اپنی رپورٹ بھجوایا کریں۔

(۱۴) ایم ٹی اے کو عوام الناس تک پہنچانے کے لئے ایک تجویز یہ پیش ہوئی کہ افراد جماعت SMS کے ذریعہ لوگوں کو ایم ٹی اے کی طرف توجہ دلائیں اور بعض اہم پروگراموں کے اوقات کے متعلق بھی SMS بھیجتے رہیں تاکہ لوگ اپنی دلچسپی والے پروگراموں کو دیکھ سکیں۔ اس طرح ایم ٹی اے عوام میں مقبول ہوگا۔

(۱۵) جماعتی اجلاسات و ذیلی تنظیموں کے تمام پروگراموں کا یہ لازمی جزو بنایا جائے کہ احباب کو ایم ٹی اے سے استفادہ کی طرف ترغیب دلائی جائے۔ اس طرح بار بار وعظ و نصیحت کے ذریعہ احباب میں ایم ٹی اے کی طرف رجحان پیدا ہوگا۔

(منیر احمد خادم۔ ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

حالات حاضرہ

امریکیوں کی اکثریت کو ۲۰۵۰ تک حضرت عیسیٰؑ کی واپسی کا یقین

واشنگٹن: ۲۳ جون امریکیوں کی اکثریت کو ۲۰۵۰ تک حضرت عیسیٰ کی واپسی کا یقین ہے اور ان کا یہ بھی ماننا ہے کہ ۲۰۵۰ تک امریکہ کے خلاف ایٹمی دہشت گردی یا تیسری عالمی جنگ متوقع ہے۔ یہ بات امریکی خبر رساں ادارے نے ایک پول کے حوالے سے بتائی۔ بہت سے امریکی خیال کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۲۰۵۰ میں دنیا میں واپس آجائیں گے۔ امریکی خبر رساں ادارے ''اے پی'' نے پی آرسی کے سروے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ۴۱ فیصد امریکیوں نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی آئندہ ۴۰ برسوں میں متوقع ہے جبکہ ۴۶ فیصد نے کہا کہ ایسا نہیں ہوگا۔ عقیدہ بشارۃ انجیل کو ماننے والے ۵۸ فیصد سفید فام عیسائیوں کے نزدیک حضرت عیسیٰؑ کی ۲۰۵۰ء میں آمد ثانی یقینی ہے جبکہ اس بارے میں کیتھولک کی ۳۲ فیصد نے حمایت کی ہے۔ امریکیوں کی اکثریت نے یہ کہا کہ ۲۰۵۰ میں امریکہ کے خلاف ایٹمی دہشت گردی ہوسکتی ہے یا تیسری عالمی جنگ چھڑ سکتی ہے۔ (بحوالہ ہند سماچار جالندھر مورخہ ۲۳ جون ۲۰۱۰)

بھارت میں ارب پتیوں کی تعداد میں ۵۰ فیصد اضافہ

جالندھر: میرل لنچ ویلتھ مینجمنٹ اینڈ کوک جیمنی کے نئے سروے کے مطابق بھارت میں ۲۰۰۹ء میں ارب پتیوں کی تعداد میں پچاس فیصد اضافہ ہوا ہے۔ سروے کے مطابق بھارت میں ارب پتیوں کی تعداد ۱۲۶۷۵۶ ہوگئی ہے جبکہ چین میں یہ تعداد ۴۷۷۰۰۰ ہے۔ امریکہ، جاپان اور جرمنی کے بعد چین اس معاملہ میں چوتھے نمبر پر آتا ہے۔ سروے سے پتہ چلا ہے کہ یورپ اور ایشیاء پیسیفک خطہ میں ۳۰ لاکھ ارب پتی ہیں۔ سروے میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ایشیاء میں ۹۷۰۰ ارب ڈالر کی دولت ہے جبکہ یورپ میں یہ ۹۵۰۰ ارب ڈالر ہے۔

(ملکی ذرائع ابلاغ سے ماخوذ)

صدقۃ الفطر و عید فنڈ

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ مورخہ 12.08.10 سے شروع ہو چکا ہے۔ جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کو فطرانہ کی شرح کے متعلق اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرانہ کی شرح ایک صاع غلہ یعنی رائج الوقت میٹرک سسٹم کے مُطابق قریباً دوکلو سات سو پچاس گرام (2Kg 750gm) بنتی ہے۔ ایسے افراد جنکی مالی حالت اچھی ہے، اُنہیں پوری شرح کے مُطابق صدقۃ الفطر ادا کرنا چاہیئے۔ نیز جو افراد پوری شرح سے ادا نہیں کرسکتے وہ نصف شرح سے صدقۃ الفطر ادا کرسکتے ہیں۔

چونکہ ہندوستان کے صوبہ جات میں غلہ (گندم و چاول) کی شرح مختلف ہے۔ اس لئے اُمراء وصدر صاحبان مقامی طور پر مقررہ شرح دوکلو سات سو پچاس گرام (2Kg 750 gm) کے مُطابق صدقۃ الفطر کی ادائیگی کریں۔

قادیان ومضافات پنجاب کے لئے امسال صدقۃ الفطر کی شرح -/32 روپئے مقرر کی جاتی ہے۔

صدقۃ الفطر کی مجموعی وصول شُدہ رقم 1/10 حصّہ مرکز میں جمع ہونا چاہیئے بقیہ رقم 9/10 مقامی مستحقین وغُرباء میں تقسیم کی جاسکتی ہے۔ جس جماعت میں غُرباء و مُستحقین نہ ہوں، اس جماعت کی جملہ وصول شُدہ رقم مرکز میں آنی چاہیئے۔ واضح ہو کہ فطرانہ کی رقم دیگر مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ (ناظر بیت المال آمد، قادیان)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر : 20552 مَیں شیخ فاتح الدین ولد محترم شیخ علاءالدین قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 6.9.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: ابھی ترکہ تقسیم نہیں ہوا۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: طاہر احمد چیمہ العبد: شیخ فاتح الدین گواہ: ظہیر احمد خادم

وصیت نمبر : 20553 مَیں نصیرہ ممتاز بنت نعیجہ محمد عارف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن جرمنی ڈاکخانہ وضلع برلن 99 Str صوبہ سیلنگسٹر (جرمنی) بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.3.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: حق مہر انڈین دو لاکھ روپے بذمہ خاوند۔ ایک عدد سیٹ طلائی وزن 47 گرام قیمت 750 یورو۔ میرا گزارہ آمداز خورونوش ماہانہ 80 یورو ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد عارف الامۃ: نصیرہ ممتاز۔ گواہ محمد وارث

وصیت نمبر : 20554 مَیں شمشیر احمد ولد محترم بی محمود صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کمپیوٹر آپریٹر عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن کنور ڈاکخانہ پینگاڑی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7.1.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: بارہ سینٹ زمین بمقام پینگاڑی کیرلہ۔ قیمت بوقت خرید 45 ہزار اب 9 لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ 290 کویتی دینار ہے -/15000 روپے نقدی ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: معروف احمد العبد: شمشیر احمد گواہ: سید مظفر احمد

وصیت نمبر : 20555 مَیں سید مطیع الرسول ولد محترم سید نائک رسول صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی ڈاکخانہ شیونج ضلع کویت صوبہ کویت بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25.5.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: فی الحال کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ 190 دینار کویتی ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ماسٹر محمود رانا العبد: سید مطیع الرسول گواہ: سی ایچ مہروف

وصیت نمبر :20556 مَیں سید ثمیر ولد محترم سید عبیداللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن سدانند پور ڈاکخانہ پنسودا ضلع کیندرپاڑا صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12.5.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: ابھی ترکہ تقسیم نہیں ہوا۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ 40,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سی ایچ مہروف العبد: سید ثمیر گواہ: نشاد احمد

وصیت نمبر :20557 مَیں عبدالمجید پی ولد محترم عبدالکریم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن پتہ پریم ڈاکخانہ...... ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12.5.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: فی الحال کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ 16500/ روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مہروف سی ایچ العبد: عبدالمجید پی گواہ: نشاد احمد

وصیت نمبر : 20558 مَیں کے سی محمد ولد محترم عبداللہ قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ بیعت 1979 سال پیدائشی احمدی ساکن کڈالی پی ڈاکخانہ کڈالی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.5.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ فی الحال ابھی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ 120 دینار کویتی ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شاہد احمد العبد: کے سی محمد گواہ: سی ایچ مہروف

وصیت نمبر : 20559 مَیں محمد علی سی پی ولد محترم کنجا دکویا قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 45 سال تاریخ بیعت 1989 ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کالیکٹ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.5.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ قیمت جائیداد ایک لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ 750 کویتی دینار ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: وی محمد حسن العبد: ح محمد علی سی پی گواہ: معروف سی ایچ

وصیت نمبر : 20560 مَیں محمد عارف ظفر اللہ ولد محترم محمد ظفر اللہ قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن مدراس ڈاکخانہ کویت ضلع کویت صوبہ کویت بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.9.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: فی الحال کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/500 کویتی دینار ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سید مظفر احمد العبد: محمد ظفر اللہ گواہ: مہروف سی ایچ

وصیت نمبر : 20561 مَیں محمد طارق ولد محترم محمد یوسف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.5.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: فی الحال ابھی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ 235 کویتی دینار ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید یٰسین احمد العبد: محمد طارق گواہ: سی ایچ مہروف

وصیت نمبر : 20562 مَیں شاہدہ صبا بنت ڈاکٹر محمد عارف قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7.6.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: ایک سیٹ طلائی زیور جس میں ایک ہار ایک جوڑی کانٹے ایک عدد انگوٹھی کل وزن 29 گرام ۲۲ کیرٹ کے ہیں قیمت -/36800 روپے۔ میرا گزارہ آمداز خورونوش ماہانہ -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: حافظ مظہر احمد طاہر الامۃ: شاہدہ صبا گواہ: محمد عارف احمد ننگلی

وصیت نمبر : 20563 مَیں عطاء الشاہد ولد محترم ڈاکٹر محمد عارف قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر 15 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 23.9.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: فی الحال کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: حافظ مظہر احمد طاہر العبد: عطاالشاہد گواہ: محمد عارف ننگلی

وصیت نمبر : 20564 مَیں سید شاہد احمد ولد محترم سید غلام احمد مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکن سیکٹر 6۔ سی۔ ڈی۔ اے ڈاکخانہ کٹک ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.7.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد فی الحال کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/8444 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مقصود علی احمد خان العبد: سید شاہد احمد گواہ: سید احمد نصیر اللہ

وصیت نمبر : 20565 مَیں ایم رشید احمد ولد محترم ایم نور احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن سورب ڈاکخانہ سورب ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز | الیس اللہ بکاف عبدہ | کاشف جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ — فون 047-6213649

گولبازار ربوہ — 047-6215747

نونیت جیولرز

NAVNEET JEWELLERS

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

الیس اللہ بکاف عبدہ، کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

الیس اللہ بکاف عبدہ

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: فی الحال کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طیب احمد خان　　العبد: ایم رشید احمد　　گواہ: ایم ناصر احمد

وصیت نمبر : 20566 مَیں امۃ الرقیب زوجہ ایم رشید احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن سورب ڈاکخانہ سورب ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: زیور طلائی کل ساڑھے چار گرام قیمت 5800 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم رشید احمد　　الامۃ: امۃ الرقیب　　گواہ: طیب احمد خان

وصیت نمبر 20567: میں سید ناصر الدین ولد سید پرویز افضل قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن محلّہ ناصر آباد ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-2-17 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ کوئی جائیداد نہیں۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　　گواہ شد: سید پرویز افضل　العبد: سید ناصر الدین　　گواہ شد: محمد انور احمد

وصیت نمبر 20568: میں ذکیہ قیصریٰ زوجہ شاہ محمد رضی احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن آرہ ڈاکخانہ آرہ ضلع بھوج پور صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-1-20 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے: حق مہر بذمہ خاوند 50,000 روپے۔ زیورات طلائی کل وزن 39.620 گرام قیمت اندازاً 38800 روپے۔ زیورات نقرئی کل وزن 34 گرام قیمت اندازاً 612 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: محمد انور احمد　　الامۃ: ذکیہ قیصریٰ　　گواہ شد: شاہ محمد رضی احمد

وصیت نمبر 20569: میں بشیر احمد وی پی ولد مرحوم ماموں وی پی قوم احمدی مسلمان پیشہ .Serv. Asst عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن دار الامان ڈاکخانہ Kottamparamb ضلع کالی کٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-4-25 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 15600 AUD (546000) روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: فاروق احمد　　العبد: بشیر احمد وی پی　　گواہ شد: امجد ایچ خان

وصیت نمبر 20570: میں محمد مدثر احمد ولد محمد منور احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ انجینئر عمر 22 سال احمدی ساکن حیدر آباد ڈاکخانہ سنتوش نگر ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-9-16 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: محمد مبشر احمد　　العبد: محمد مدثر احمد　　گواہ شد: احمد عبد الحلیم

وصیت نمبر 20571: میں کے ایم محمد کویا ولد اے پی محی الدین کویا قوم احمدی مسلمان تجارت علم عمر 51 سال تاریخ بیعت 97-5-5 ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ ببول اسٹیشن ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 07-9-23 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ دوکان گھر اور زمین کی صورت میں مشترکہ ہے۔ موجودہ قیمت میرے حصہ کی 1,12,72,730 روپے بنتی ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: ٹی احمد سعید　　العبد: کے ایم احمد کویا　　گواہ شد: پی ایم احمد حسن

وصیت نمبر 20572: میں کے سی منصور احمد ولد ایم علی کویا قوم احمدی مسلمان تجارت علم عمر 46 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کلائی ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-3-2 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ 3.5 سینٹ زمین موجودہ قیمت اندازاً سات لاکھ روپے بنتی ہے۔ سرمایہ تجارت 220000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: ٹی احمد سعید　　العبد: کے سی منصور احمد　　گواہ شد: محمد ایوب

وصیت نمبر 20573: میں منورہ ایم زوجہ ٹی جمشاد معلم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوڑیا تور ڈاکخانہ کوڑیا تور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-4-18 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے:
زیورات طلائی کل وزن 12 گرام قیمت اندازاً 13000 روپے۔ 13.5 سینٹ زمین موجودہ قیمت اندازاً 2.5 لاکھ روپے۔ میرا حصہ 1.25 لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　　گواہ شد: ٹی جمشاد معلم　　الامۃ: منورہ ایم　　گواہ شد: ٹی احمد سعید

وصیت نمبر 20574: میں کے شکیلہ زوجہ کے احمد کویا قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال تاریخ بیعت 97-5-5 ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ ببول اسٹیشن ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 07-9-23 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے:
حق مہر بذمہ خاوند 5000 روپے (وصول ہو چکا ہے)۔ زیورات طلائی کل وزن 478 گرام 22 کیرٹ قیمت اندازاً 420000 روپے۔ 20 سینٹ میں مکان موجودہ قیمت اندازاً 65 لاکھ روپے۔ نقرئی کل وزن 34 گرام قیمت اندازاً 612 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　　گواہ شد: کے ایم احمد کویا　　الامۃ: کے شکیلہ　　گواہ شد: مدثر احمد

وصیت نمبر 20575: میں نصرت فرزانہ کے سی زوجہ عبد الجلیل پی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری ساکن کاراپرمبا ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25.8.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے: 10 سینٹ زمین مع مکان 30 لاکھ روپے۔ کل زیورات سونے کے 64 گرام قیمت 70,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: عبد الجلیل پی　　الامۃ: نصرت فرزانہ کے سی　　گواہ شد: ٹی حمشاد معلم

وصیت نمبر 20576: میں محمد زکریا آئی ولد ایم کے محمد ابراہیم قوم احمدی مسلمان تجارت علم عمر 35 سال تاریخ بیعت 1993 ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ ببول اسٹیشن ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-8-17 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ بینک بیلنس 200000 روپے سرمایہ تجارت ایک لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　　گواہ شد: ٹی احمد سعید　　العبد: محمد زکریا آئی　　گواہ شد: ایس نوشاد احمد

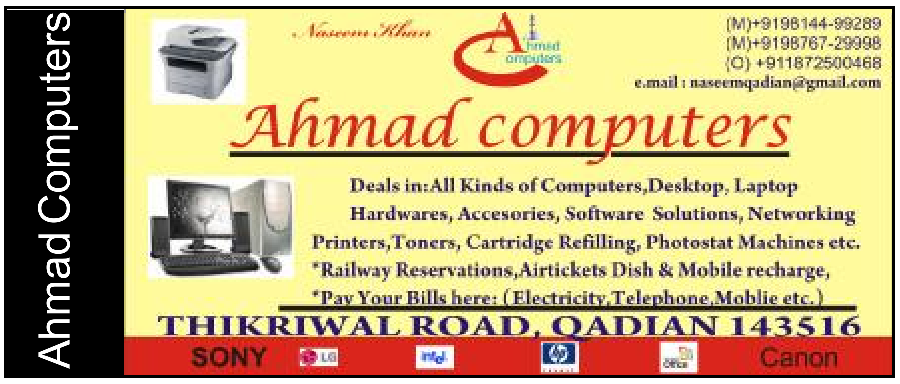

بسم اللّٰہِ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Emal: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

(بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور)

بے چین تھا جو چاہتا تھا کہ بندہ اپنے خالق کو تمام طاقتوں کا مالک اور بخشنہار سمجھے وہ کامل رسول چاہتا تھا کہ انسان ظلموں سے بچے اور خدا تعالیٰ اور اس کے بندوں کا حق ادا کرے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس انسان کامل کی دعاؤں کو سنا اور اس پر کامل شریعت اتاری جو نہ صرف 1400 سال پہلے اندھیرے زمانے کی ہدایت کا موجب بنی بلکہ تا قیامت اب اس کامل کتاب نے ہر اندھیرے کو دور کرنے کا باعث بننا ہے اور اس رسول نے تا قیامت اب خاتم الانبیاء اور شرعی نبی رہنا ہے اور جب بھی خدا تعالیٰ کے بے چین اور پریشان بندے زمانے کی تاریکی دیکھ کر خدا کے آگے جھکیں اور چلائیں گے تو اللہ تعالیٰ بندوں کی تسلی کے سامان پیدا فرمائے گا اور اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آپ کے عاشق صادق کو آپؐ کی غلامی میں بھیجا ہے۔ اس غلام صادق نے لیلۃ القدر کی ایک جگہ نہایت اعلیٰ تفسیر بیان فرمائی ہے۔ حضور انور نے وہ تفسیر بیان کرنے کے بعد فرمایا: اس میں حضور علیہ السلام نے یہ اہم بات بیان فرمائی ہے کہ اصل لیلۃ القدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئی اور اس لیلۃ القدر کا زمانہ قیامت تک پھیلا ہوا ہے اور اس کے نتیجہ میں نیک لوگ سیدھے راستہ کی طرف آرہے ہیں۔ آج بھی اس لیلۃ القدر کا فیض نیکی کا باعث بنتا ہے لیکن جو بدقسمت ہیں راستے سے ہٹتے جارہے ہیں۔ ذریت شیطان بن رہے ہیں، تباہی کے گڑھے میں گرتے جارہے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیلۃ القدر کا زمانہ آپ کے نائب کے ذریعہ دوبارہ ظلی طور پر قائم ہوا ہے۔

پس اس زمانہ کی لیلۃ القدر کی قدر اور پہچان کر کے ہم لیلۃ القدر کو پاسکتے ہیں۔ اسی طرح سب منفی اور مثبت باتیں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کی آمد اور لیلۃ القدر ہونے کا ثبوت ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ لیلۃ القدر کا وفات تک کا تھا۔ وہ مطلع الفجر کا زمانہ تھا جو لوٹ کر نہیں آسکتا۔ جب دین کامل ہوا۔ کامل شریعت قرآن کریم کی صورت میں نازل ہوئی۔ وہ دور تھا جو گذر گیا لیکن آپ کے بعد خلافت کے زمانہ میں یہ روشن صبح تیس سال تک رہی اور پھر آہستہ آہستہ روحانی اندھیرے پھیلنے شروع ہوئے اور مکمل اندھیرے کا زمانہ آگیا جو پیشگوئی کے عین مطابق تھا۔ پھر آپ کے نائب کی بعثت کے ساتھ ظلی طور پر لیلۃ القدر کا ایک نیا زمانہ شروع ہوگیا۔ اب ہم جس زمانے سے گذر رہے ہیں یہ مطلع الفجر کے بعد کا زمانہ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد ایک لحاظ سے وہ دور بھی ختم ہوا۔ یہ دن جو طلوع ہوا ہے اور اس زمانے سے فیض پانے کیلئے اور جو اسلام کی فتوحات مقدر ہیں اور روحانیت کے معیار اونچے کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ ہمیں ہر سال رمضان میں لیلۃ القدر کی یاد کراتا ہے۔ امت کیلئے یہ پیغام ہے کہ رمضان اور قرآن کے حق ادا کرو تو رمضان میں جو ایک رات لیلۃ القدر آتی ہے اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو۔ اور بار بار کے روحانی ماحول کو پیدا کر کے یہ اللہ تعالیٰ نے ایک بڑا احسان کیا ہے۔ اگر ہم اس کا احساس کر کے اپنے فرائض ادا کرتے رہیں گے تو آنحضرتؐ کے جاری فیض سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے انعامات سے ہمیشہ نوازتا رہے اور ہمارے لئے آج تنگیاں جو پیدا کی جارہی ہیں، لیلۃ القدر کے سامان لائیں اور پھر مطلع الفجر کا ہم وہ نظارہ دیکھیں جو ہمیشہ کی فتوحات اور سلامتی کی صورت میں ظاہر ہو۔

☆☆☆

(بقیہ: اداریہ از صفحہ 2)

میدان میں دنیا کے اندر حرکت پیدا کردی ہے وہ اپنی طبیعت میں انگلستان کے لارڈ بشپ کی نسبت مرزا غلام احمد صاحب سے بہت زیادہ مشابہت رکھتے ہیں...... بہرحال قادیان کا نبی ان لوگوں میں سے تھا جو ہمیشہ دُنیا میں نہیں آتے‘‘ (اخبار پائنیر الہ آباد مورخہ ۳۰ مئی ۲۰۰۸)

مسٹر والٹر ایم اے سیکرٹری، آل انڈیا کرسچن ایسوسی ایشن نے اپنی انگریزی کتاب ’’احمدیہ مووُمنٹ‘‘ میں لکھا:

’’یہ بات ہر طرح سے ثابت ہے کہ مرزا صاحب اپنی عادات میں سادہ اور فیاضانہ جذبات رکھنے والے تھے۔ ان کی اخلاقی جرأت جو انہوں نے اپنے مخالفین کی طرف سے شدید مخالفت اور ایذا رسانی کے مقابلہ میں دکھائی، یقیناً قابل تحسین ہے۔ صرف ایک مقناطیسی جذب اور دلکش اخلاق رکھنے والا شخص ہی ایسے لوگوں کی دوستی اور وفاداری حاصل کرسکتا ہے جن میں سے کم از کم دو نے افغانستان میں اپنے عقائد کے لئے جان دے دی مگر مرزا صاحب کا دامن نہ چھوڑا۔ میں نے بعض پرانے احمدیوں سے ان کے احمدی ہونے کی وجہ دریافت کی تو اکثر نے سب سے بڑی وجہ مرزا صاحب کے ذاتی اثر اور جذب اور مقناطیسی شخصیت کو پیش کیا......

میں نے ۱۹۶۱ء میں قادیان جا کر (حالانکہ اس وقت مرزا صاحب کو فوت ہوئے آٹھ سال گذر چکے تھے) ایک ایسی جماعت دیکھی جس میں مذہب کے لئے وہ سچا اور زبردست جوش موجود تھا جو ہندوستان کے عام مسلمانوں میں آج کل مفقود ہے۔ قادیان میں جا کر انسان سمجھ سکتا ہے کہ ایک مسلمان کو محبت اور ایمان کی وہ رُوح جسے وہ عام مسلمانوں میں بے سود تلاش کرتا ہے احمد کی جماعت میں بافراط ملے گی‘‘۔ (باقی)

(بحوالہ سلسلہ احمدیہ مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد ایم اے صفحہ ۱۸۹۔ ۱۹۳)

.... (منیر احمد خادم)

بقیہ: امریکن چرچ کا قابل مذمت بیان

اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔

اسی پر بس نہیں قرآن مجید تو مشرکین کے بتوں کو بھی بُرا بھلا کہنے سے منع فرماتا ہے۔ فرمایا:

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ۔ (الانعام:۱۰۹)

یعنی اور تم ان کو گالیاں نہ دو جن کو وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں ورنہ وہ دشمنی کرتے ہوئے بغیر علم کے اللہ کو گالیاں دیں گے۔

اب حیرت ہے کہ جب کہ ہم عیسائیوں کے اس یسوع کو جس کو وہ خدا کا بیٹا قرار دے کر پوجتے ہیں برا بھلا نہیں کہتے بلکہ جس عیسیٰ کو اللہ تعالیٰ مبعوث فرمایا ہے، اس کی تکریم کرتے ہیں پھر بھی یہ چرچ قرآن مجید سے احسان فراموشی کرتے ہوئے اس کی توہین وتذلیل پر آمادہ ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور عیسائیوں کی ہمیشہ دلداری اور عزت کی ہے ایک موقع پر جبکہ نجران کے عیسائی اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے آئے تھے آپؐ نے ان کو مسجد نبوی کے صحن میں خیمے لگا کر ٹھہرایا اور ہر طرح ان کی دلداری اور مہمان نوازی کی۔ یہاں تک کہ ان کو یہ بھی اجازت دی کہ وہ مسجد نبوی میں عبادت کرسکتے ہیں۔ پس یہ ہے وہ عظیم الشان رسول حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ ہے عظیم الشان اور مقدس کتاب قرآن مجید۔ اللّٰھم صلّ علیٰ محمّد وعلیٰ آل محمّد وبارک وسلّم انّک حمید مجید۔

قرآن مجید وہ مقدس کتاب ہے جس نے نہ صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان پر نازل ہونے والی مقدس انجیل کی عزت وتکریم کی ہے بلکہ قرآن مجید دنیا میں کہیں بھی آنے والے کسی بھی رسول اور رشی منی اوتار کی عزت وتکریم کا ضامن ہے فرمایا:

كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ (البقرہ: ۲۸۶)، کہ تمام مسلمان اللہ اور فرشتوں اور سب روحانی کتابوں اور رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔

اس لئے کہ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (الرعد:۸)

ہر قوم میں خدا کے فرستادے آئے ہیں۔

وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ۔ (فاطر:۲۴)

یعنی ہر قوم میں خدا کی طرف سے ڈرانے والے آئے ہیں۔ قرآن مجید کی اسی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے بانی سلسلہ احمدیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’اسلام وہ پاک اور صلح کا مذہب ہے جس نے کسی قوم کے پیشوا پر حملہ نہیں کیا اور قرآن وہ قابل تعظیم کتاب ہے جس نے قوموں میں صلح کی بنیاد ڈالی اور ہر قوم کے نبی کو مان لیا۔ (پیغام صلح صفحہ ۳۷)

اس طرح آپؐ نے فرمایا:

’’یہ اُصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑوں دلوں میں ان کی عزت اور عظمت بٹھادی اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کردی اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھایا اور اس اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جس کی سوانح اس تعریف کے نیچے آگئی ہے عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے‘‘۔ (تحفہ قیصریہ صفحہ ۷)

آخر پر ہم یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ قرآن مجید وہ پاک صحیفہ ہے اور وہ مطہر ومقدس کتاب ہے اور وہ واحد آسمانی صحیفہ ہے جو دشمنوں سے بھی انصاف کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔ (المائدہ آیت ۹)

یعنی اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو انصاف کی تائید میں گواہ بن کر سیدھے ہو کر کھڑے ہو جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم ناانصافی کرو۔ انصاف سے کام لو یہ بات تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ اور اللہ سے ڈرو یقیناً اس سے جو تم کرتے ہو وہ ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

اس لحاظ سے مسلمانوں کا فرض ہے کہ اگرچہ اس چرچ نے اسلام اور قرآن سے دشمنی کا مظاہرہ کیا ہے لیکن سچے مسلمان کو تو دشمنوں سے بھی انصاف کی تعلیم ہے اس لئے سچے مسلمانوں کو ہرگز زیب نہیں دیتا کہ وہ اس قوم کے ان لوگوں سے تشدد کریں جو اس ظلم میں شریک نہیں اس اعتبار سے مسلم ممالک میں بسنے والے عیسائیوں کی جو امن سے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ حفاظت کی ضمانت دیتا ہے۔

پس عیسائی بھائیوں سے بالخصوص پادریوں سے ہماری استدعا ہے کہ قرآن مجید کو غور سے پڑھیں اور اس پاک صحیفہ کی سنہری تعلیم جو امن وامان کی خوشبو پھیلانے والی ہے کی قدر کریں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’میں بار بار کہتا ہوں اگر قرآن شریف نہ ہوتا اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہ آئے ہوتے تو مسیح کی خدائی اور نبوت تو ایک طرف شاید کوئی دانشمند ان کو عالی خیال اور وسیع الاخلاق انسان ماننے میں بھی تاویل کرتا یہ قرآن شریف کا اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان عام ہے تمام نبیوں پر اور خصوصاً مسیح پر کہ اس نے ان کی نبوت کا ثبوت خود دیا۔

(الحکم ۱۰/اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

اللہ تعالیٰ دنیا کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ قرآن مجید کو سمجھے اور اس پاک صحیفہ کے پیروکاروں میں سے بن جائے۔ آمین۔ ☆☆☆

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 59 | Thursday | 2 September 2010 | Issue No. 35

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
:65 Canadian Dollar

خصوصی مضمون

امریکن چرچ کا قابل مذمت اعلان

اور

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کیلئے فرمان

منیر احمد خادم
ناظر اصلاح وارشاد قادیان

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 20 اگست 2010 میں فلوریڈا امریکہ کے Dove چرچ کے اس بیان کی کہ وہ ۹ ستمبر کے ورلڈ ٹریڈ سینٹر پر حملہ کی یاد میں امریکہ میں قرآن مجید کے نسخوں کو جلائیں گے اور نعوذ باللہ قرآن مجید کی بے حرمتی کریں گے۔ سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے ان کے اس اقدام کو دنیا کے امن کو برباد کرنے والا قرار دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید وہ مقدس کتاب ہے جس نے تمام دنیا کے مذاہب اور ان کے بانیان کی عزت و تکریم قائم فرمائی ہے۔ قرآن مجید حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا سچا نبی قرار دیتا ہے اور آپ پر نازل ہونے والی مقدس کتاب انجیل کو اللہ کی طرف سے آنے والی مقدس کتاب قرار دیتا ہے اور مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سمیت تمام نبیوں کی عزت کریں اور انجیل سمیت تمام مقدس مذہبی کتب کا احترام کریں۔ اس اعتبار سے امریکن چرچ کا قدم نہ صرف ظالمانہ بلکہ اپنے اندر احسان فراموشی کے عنصر کو لئے ہوئے ہے۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عالم اسلام کو نصیحت فرمائی کہ اگر امریکن چرچ ایسا قدم اُٹھاتا ہے تو وہ اس موقع پر بجائے تشدد کرنے اور اپنے ممالک میں اپنی ہی املاک کا نقصان کرنے کے صبر اور دُعاؤں سے کام لیں اور قرآن مجید کی روشن اور سنہری تعلیمات کو زیادہ سے زیادہ دنیا میں پھیلائیں۔ آپ نے فرمایا کہ انتہا پسند مسلمان جو کارروائیاں آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے متعلق کرتے ہیں وہی کاروائیاں اب عیسائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مقدس قرآن کے متعلق کر رہے ہیں۔ حضرت اقدس نے عالمگیر جماعت احمدیہ کو نصیحت فرمائی کہ وہ پوری دنیا میں جہاں جہاں ہیں امریکن چرچ کے اس مذموم اور ظالمانہ اقدام کا دلائل کے ذریعہ بھرپور جواب دیں اور رمضان کے اس مقدس مہینہ میں دشمنانِ اسلام واحمدیت کی ہدایت کیلئے دُعا کریں۔

جہاں تک قرآن مجید کی توہین کا سوال ہے تو Florida امریکہ کے اس چرچ نے جس کا نام Dove چرچ بتایا جاتا ہے، اپنے مذموم بیان میں قرآن مجید اور آنحضرت ﷺ کے متعلق توہین آمیز ریمارکس دیتے ہوئے اسلام کو ''شیطانی مذہب'' سے تعبیر کیا ہے جو کہ لاکھوں لوگوں کو جہنم میں دھکیلنے کا ذریعہ ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ چرچ کے پاسٹر Terry Jones نے اپنے بیان میں اسلام کو تشدد آمیز بتاتے ہوئے اس کو ''دھوکے کا مذہب'' بتایا ہے۔

جہاں تک چرچ کے پاسٹر کی اس متعصّبانہ اور معاندانہ حرکت کا تعلق ہے تو یقیناً یہ عیسائیوں اور مسلمانوں میں دشمنی پیدا کرنے اور یورپ میں مسلمانوں پر مظالم ڈھانے کی ایک مذموم سازش ہے اور یہ بات اس دجالی سازش کا حصہ ہے کہ ان لوگوں کو علم ہو چکا ہے کہ وقتاً فوقتاً مسلمانوں کو اشتعال دلا کر خود ان کے اپنے ممالک میں یا جن ممالک میں وہ اقلیت میں ہیں انہیں کمزور کیا جائے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ مسلمانوں کا اکثر طبقہ جو جہلا میں سے ہے اور صرف مولویوں کے فتووں پر یقین رکھتا ہے وہ متشدد مولویوں کے فتووں بلکہ ان کے بہکاووں پر عمل کر کے اپنے ہی ممالک میں توڑ پھوڑ کرے گا جس کے نتیجہ میں وہ ایک طرف جانی و مالی اعتبار سے کمزور ہوں گے تو دوسری طرف دجالی اقوام کو یہ لکھنے کا بہانہ مل جائے گا کہ دیکھو اسلام صرف اور صرف تشدد کی تعلیم دیتا ہے۔ اس موقع پر ہم انصاف پسند عیسائیوں اور چرچ کے ذمہ داران سے نہایت ادب سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ امریکہ کے اس چرچ نے جو ایسی کاروائی کا منصوبہ بنایا ہے تو کیا یہ تشدد کی تعلیم نہیں اور کیا تشدد کو عیسائیت کی طرف منسوب کیا جانا چاہئے؟ لیکن ہم پھر کہیں گے کہ نہ تو انجیل ان نام نہاد پادریوں کے اس مکروہ و مذموم فعل سے بدنام ہو سکتی ہے اور نہ ہی متشدد اور انتہا پسند مولویوں کا فعل قرآن مجید کو بدنام کر سکتا ہے۔

جہاں تک قرآن مجید کا تعلق ہے تو اب ہم ذیل میں قرآن مجید کی مذہبی آزادی، امن اور رواداری کی تعلیمات کو درج کرتے ہیں جو ایسے پادریوں کیلئے انشاء اللہ ایک کافی وشافی جواب ہوگا۔

قرآن مجید مذہبی آزادی اور آزادی ضمیر کی تعلیم دیتے ہوئے فرماتا ہے۔

لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ (البقرہ: آیت 257)

یعنی دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں ہے۔

پھر فرمایا:

فَمَنْ شَاءَ فَلْیُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْیَکْفُرْ (الکھف:۳۰)

جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے انکار کر دے۔

پھر فرمایا: لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ۔ (سورہ الکٰفرون)

کہ اے منکرین اسلام تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین ہے۔ قرآن مجید تمام انبیاء کی عزت وتکریم کی تعلیم دیتے ہوئے فرماتا ہے۔

لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ وَنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ

(آل عمران آیت ۸۵)

یعنی اے مسلمانو! کہو کہ ہم کسی بھی نبی میں تفریق نہیں کرتے اور ہم اس کے فرمانبردار ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق قرآن مجید کی تعلیم:۔

وَاٰتَیْنَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ الْبَیِّنٰتِ وَاَیَّدْنٰہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ (البقرہ:۸۸)

کہ ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو کھلے کھلے نشانات عطا کئے اور ہم نے روح القدس سے اس کی تائید کی۔ اس طرح فرمایا:۔

اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَکَلِمَتُہٗ اَلْقٰھَآ اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْہُ۔ (النساء:۱۷۱)

یقیناً مسیح ابن مریم محض اللہ کا رسول ہے اور اس کا کلمہ ہے جو اس نے مریم کی طرف اُتارا اور اس کی طرف سے ایک روح ہے:

نیز فرمایا:۔ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰہَ یُبَشِّرُکِ بِکَلِمَۃٍ مِّنْہُ اسْمُہُ الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ وَجِیْھًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ (آل عمران:۴۶)

یعنی: جب فرشتوں نے کہا اے مریم یقیناً اللہ تجھے اپنی طرف سے ایک پاک کلمہ کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیح ابن مریم ہوگا۔ دنیا اور آخرت میں وجیہہ اور مقربین میں سے ہوگا۔

قرآن مجید یہودیوں کی اس بات کی نفی کرتا ہے کہ نعوذ باللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ٹھیک نہیں تھی اور نعوذ باللہ وہ ولد الحرام تھے۔ قرآن مجید حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اور ان کی ماں مریم کی اس الزام سے بریت کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ماں مریم ایک نیک اور پاک عورت تھیں اور حضرت عیسیٰ کی پیدائش خدا کے حکم سے بن باپ ہوئی تھی۔ حضرت مریم کے متعلق قرآن مجید فرماتا ہے۔

یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰکِ وَطَھَّرَکِ وَاصْطَفٰکِ عَلٰی نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ۔ (آل عمران:۴۳)

یعنی اے مریم یقیناً اللہ نے تجھے چن لیا اور تجھے پاک کر دیا اور تجھے سب جہانوں کی عورتوں پر فضیلت دی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق فرمایا: وَجِیْھًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ۔

(آل عمران:۴۶)

یعنی وہ دنیا و آخرت میں وجیہہ اور مقربین میں سے ہوگا۔ پس بجائے اس کے کہ عیسائی قرآن مجید کے اس احسان کو تسلیم کرتے اور قرآن مجید کی قدر کرتے کہ اس نے حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ کو یہودیوں کے الزام سے بری کرتے ہوئے ایک عظیم الشان رسول قرار دیا۔ انہیں مقربین الٰہی میں سے بتایا وہ الٹا احسان فراموشی کرتے ہوئے اس مقدس اور پاک کتاب کو جلانے کے درپے ہو رہے ہیں۔ قرآن مجید تورات اور انجیل کو خدا کی طرف سے نازل ہونے والی مقدس کتب قرار دیتے ہوئے اور سچے عیسائیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَقَفَّیْنَا بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ وَاٰتَیْنٰہُ الْاِنْجِیْلَ وَجَعَلْنَا فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْہُ رَاْفَۃً وَّرَحْمَۃً۔ (الحدید:۲۸)

یعنی ہم نے بہت سے رسول بھیجے اور پھر ان کے پیچھے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور ان کو انجیل عطا کی اور ان لوگوں کے دلوں میں جنہوں نے اس کی پیروی کی نرمی اور مہربانی رکھ دی۔

پس یہ عظیم قرآن مجید کی عظمت ہے کہ وہ نہ صرف حضرت عیسیٰ کو اللہ کا رسول اور انجیل کو خدا کا کلام قرار دیتا ہے بلکہ آپ کے سچے پیرووں کو نرمی اور مہربانی کرنے والا قرار دیتا ہے۔ پس مذکورہ چرچ اور اس کے پادری ہرگز وہ عیسائی نہیں ہو سکتے جن کی تعریف قرآن مجید فرماتا ہے۔

اس موقع پر یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ قرآن مجید نے تلوار کے جہاد کی تعلیم بائیبل کے برعکس زمینوں اور میراث کو بڑھانے کیلئے نہیں دی بلکہ صرف اور صرف اللہ کے گھروں کی حفاظت کیلئے اس جہاد کو ضروری قرار دیا ہے۔ جی ہاں ان گھروں میں عیسائیوں کے گرجے بھی شامل ہیں فرمایا:۔

اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرُ۔ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ وَلَوْ لَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ لَّھُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِیَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ یُذْکَرُ فِیْھَا اسْمُ اللّٰہِ کَثِیْرًا وَلَیَنْصُرَنَّ اللّٰہُ مَنْ یَّنْصُرُہٗ اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ۔ (سورہ الحج:۴۰۔۴۱)

ترجمہ: اُن لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جا رہا ہے (قتال کی) اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے، اور یقیناً اللہ اُن کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

(یعنی) وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا ربّ ہے، اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع اُن میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے۔ اور یقیناً اللہ ضرور اُس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)